بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN
ISLAMABAD

Sunday, the 8th December, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 10.00 a.m. with Mr. Deputy Chairman (Makhdoom Muhammad Sajjad Hussain Qureshi) in Chairn.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ
تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ
وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ
وَاَنْفُسِکُمْ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ○ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَیُدْخِلْکُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً
فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (الصف آیات ۱۰-۱۲)

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے - ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسولؐ پر۔ اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں رہنے والے باغوں میں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ، .....

POINT OF ORDER *RE:* PRIVATE MEMBERS DAY

جناب احمد میاں سومرو : پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! میں آپ کی توجہ رولز آف پروسیجر کے قاعدہ ۲۲ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں بتایا گیا ہے ۔

On Fridays private members' business shall have precedence, and on all other days no business other than Government business shall be transacted, provided that if any Friday is a holiday private members' business shall have precedence on the next working day.

اس لئے آج کا دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے ہونا چاہیئے تھا کیونکہ Friday, Holiday تھا اور اس کے بعد next working day آج ہے ۔ اس طرح یہ ممبروں کا حق لیا گیا ہے ۔ آج کے دن گورنمنٹ بزنس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہونا چاہیئے تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے، پرائیویٹ ممبرز ڈے، شاید ۱۴ دسمبر کو ہوگا۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب میرا یہ سوال نہیں ہے، میری عرض یہ ہے جس صورت میں Friday holiday تھا، اس کے بعد ہم ہفتہ کو بزنس کرتے ہیں کیونکہ working day ہوتا ہے ۔ اس دفعہ جب Saturday بھی holiday تھا next working day آج Sunday تھا اس لئے آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہونا تھا ۔

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! معزز رکن مجھ سے زیادہ بہتر طور پر رولز کو جانتے ہیں ۔ یہ رول اس وقت applicable ہے اگر سینیٹ کا اجلاس جاری ہو۔ جناب! جب یہ رولز بنائے گئے تھے اس وقت Friday working day ہوتا تھا، اتوار کو چھٹی ہوتی تھی ۔ اس لحاظ سے جب Friday کا دن مقرر کیا گیا تو یہ possibility ہو سکتی تھی کہ کبھی جاری اجلاس کے دوران میں Friday چھٹی ہو جائے تو پھر Saturday پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوتا اب صورت یہ ہے کہ یہ اجلاس Adjourn ہی ہو گیا تھا آج کی تاریخ کے لئے اس عرصہ کے دوران اجلاس جاری نہیں تھا ۔ اس لئے میری رائے میں اس رول کا یہ مقصد نہیں ہے، جو کہ معزز رکن فرما رہے ہیں ۔ اس طرح تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اجلاس ۔ اتوار کی بجائے اگر Wednesday کو Adjourn ہوا ہوتا تو اس صورت میں یہ کہا جاتا کہ جناب چونکہ Friday چھٹی تھی لہذا Wednesday کو پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے استعمال کیا

جائے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسی صورت جناب والا! نہیں ہے۔ اگر Friday جاری اجلاس کے دوران میں آجائے تو پرائیویٹ ممبرز ڈے Saturday کو تصور کیا جائے گا اور اگر Friday ، Saturday چھٹی ہو جائے دیگر جاری اجلاس کے دوران میں تو پھر Sunday کو بھی Next working day گنا جا سکتا ہے لیکن میری ناقص رائے میں اس طرح بھی ممکن نہیں ہے، ممکن صرف اس طرح ہے کہ جاری اجلاس کے دوران میں اس پر عمل ہو اور یہ Adjourned اجلاس ہے اس لئے آج کا دن پرائیویٹ ممبرز ڈے تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اب جو Friday ہو گا، اس کے بعد جو Saturday آئے گا، وہ ہو گا پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے۔

جناب والا! ویسے میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ لیجسلیٹو بزنس مکمل ہو جانے دیں، اس کے بعد جتنے Private members days یہ مقرر فرمانا چاہیں گے اس کے لئے ہم تیار رہوں گے تاکہ یہ private memeber days میں اپنا کام مکمل کر سکیں۔ ان میں جو وہ بہتر تجاویز دینا چاہیں، دے لیں۔

جناب احمد میاں سومرو: میں جناب والا! معزز وزیر انصاف و پارلیمانی امور کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا کہ یہ ہاؤس adjourned تھا، اس طرح یہ اجلاس جاری ہے یہ اجلاس کوئی prorogued نہیں تھا، prorogue اور adjourn میں فرق ہے۔ وہ Proviso جو میں نے آپ کی خدمت میں پڑھا تھا، اس میں یہ ہے کہ جب Friday, ہالیڈے

Private members business shall have precedence on the next working day.

ہو جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا کہ اگر "بدھ" تھا، تو بدھ بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو سکتا ہے میں عرض کرتا ہوں کہ جس دن بھی Friday کے بعد اجلاس ہو گا، وہ next working day ہو گا اور اس رول کے ماتحت وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ جتنے دن

دینا چاہیں پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے، وہ دے دیں یہ ان کی مہربانی ہے۔ میں قانونی پوزیشن آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کا حق ہے کہ جب بھی Friday بالیڈ ے ہو، اور سیشن prorogued نہ ہو تو next working day ہونا چاہیے یہ۔ جمعرات ہو، یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے بنے گا نہ کہ یہ دن گورنمنٹ بزنس ڈے کے لئے ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے، شکریہ، اب وقفہ سوالات کا وقت ہے۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب چیئرمین، آپ کا اس پر کیا فیصلہ ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا فیصلہ اس پر یہ ہے کہ Point of order اس وقت is ruled out

It is not concerned Under Rule 209 Part I Page 107.

اب سوالات کی باری ہے۔

جناب محمد علی خان : جناب چیئرمین، پچھلی دفعہ جب ہاؤس ایڈجرن ہوا تھا جو چیئرمین نے کہا تھا کہ ۸ تاریخ کو دس بجے اجلاس بلایا جائے گا۔ آج صبح جب ہم نے اخبار پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ آج جو اجلاس ہو گا وہ بعد دوپہر ہو گا سارے ممبر مخمصے میں پڑ گئے کسی کو معلوم نہیں تھا کہ میٹنگ صبح ہو رہی ہے یا بعد دوپہر ہو رہی ہے۔ ہم ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا اور یہ جو آج کا ایجنڈا ملا ہے کوئی ۹ بجکر پینتیس منٹ پر ملا یعنی ساڑھے نو بجے کے بعد لہذا سیکرٹریٹ کو چاہیئے تھا کہ یا ہمیں کل کاغذات بھجوا دیتے تو پتہ لگتا کہ آج سیشن دس بجے ہے یا سویرے سات یا آٹھ بجے ہمیں بھجوا دیتے تاکہ یہ تکلیف لوگوں کو نہ اٹھانی پڑتی اور جس اخبار میں بعد دوپہر کا لکھا ہے تو اس کے خلاف کاروائی کی جائے یا اس سے پوچھا جائے کہ کس بناء پر یہ News item دی ہے، کس نے ان کو یہ فیڈ Feed کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جہاں تک فاضل ممبر سمجھتے ہیں کہ اخبار کی جو

جو خبر ہوئی ہے وہ درست ہو یا جو بھی وہ لکھ دیں اس کو ہاؤس پر تو کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ نوٹس بھیجے گئے تھے لیکن آپ کے اعتراض پر میں دفتر کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ آئندہ اس پر احتیاط کریں اور یہ واقعی کسی حد تک صحیح ہے۔

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! خان محمد علی خان نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کل سینٹ کی منتخبہ کمیٹی کا اجلاس تھا اور میں نے آپ کے ایڈیشنل سیکرٹری کو یہ عرض کیا تھا کہ اس مسئلے پر confesion ہے کہ اجلاس کس وقت ہے۔ خود میرا تاثر یہ تھا کہ چار بجے شام ہے۔ انہوں نے کہا کہ دس بجے صبح ہے۔ میں نے کہا کہ ازراہ کرم یہ تکلیف فرمالیں کہ Press پریس کو اور ٹی۔ وی، ریڈیو کو ایک نیوز آئیٹم بھجوا دیں کہ کل اجلاس صبح دس بجے ہوگا تاکہ یہ کنفیوژن ختم ہو ورنہ ممبر صاحبان کو مشکل پیش ہوگی۔ ہم یہ کہتے رہتے ہیں کہ Senate Secretariat کے پاس لوگ کم ہیں۔ لیکن ان کی خدمت اقدس میں، میں نے خود عرض کیا تھا اب اس کو سہل انگاری پر محمول کیا جائے یا کیا اخبار میں جو خبر آئی ہے وہ ایک نیوز ایجنسی کے حوالے سے ہے، تو ازراہ کرم اپنے سیکرٹریٹ سے یہ بھی تو آپ فرمائیں کہ جب ہم کوئی ان کو عرضداشت پیش کریں تو اس پر عمل کرنے کی بھی زحمت کر لیا کریں۔

جناب چیئرمین : میں نے گذارش کی ہے کہ آئندہ احتیاط کی جائے گی۔ وقفہ سوالات۔

QUESTIONS AND THEIR ANSWERS

QUOTA RESERVED FOR SENAORS FOR ADMISSION OF P.T.C.

192. ***Mr. Muhammad Ibrahim Reki Baluch** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether any quota has been earmarked for the Members of the Senate in the admission of candidates to the PTC ; and

(b) if so, the quota therefor and the terms and conditions thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) With the exception of Punjab, no other Province including AJK has earmarked seats for Senators to P.T.C. Class.

(b) In Punjab, 5 seats have been reserved for each Senator with the following terms and conditions :

(i) Age of the candidate : 17—22 years.

(ii) 2nd Class Matriculation, but in very exceptional case a 3rd Divisioner could also be recommended.

جناب شاد محمد خان : ضمنی سوال جناب! اس کوٹہ مختص کرنے کے بعد جناب والا! اگر فرسٹ ڈویژن لوگ موجود ہوں تو کیا ان کو نظر انداز کیا جائے گا اور اس سفارش پر عمل درآمد کیا جائے گا؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب یہ کوٹہ صرف پنجاب میں رکھا گیا ہے اور یہ تین شرائط اس میں دی گئی ہیں کیونکہ یہ کوٹہ سینیٹر کی سفارش پر ہوگا - تو اس پر کم سے کم پابندی یہ رکھی گئی ہے کہ امیدوار سیکنڈ ڈویژنر ہو لیکن بہت استثنائی حالات میں وہ تھرڈ ڈویژنر کی سفارش کر سکتے ہیں لیکن حتی الوسع تھرڈ ڈویژنر کے داخلے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی ہے -

ایک معزز رکن : سپلیمنٹری سر! کیا پنجاب کے سینیٹرز کو یہ اطلاع دے دی گئی ہے کہ پانچ سیٹیں ان کے لئے رکھی گئی ہیں -

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب! اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا -

ایک معزز رکن : تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ پانچ سیٹیں رکھی گئی ہیں؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب یہ سیٹیں صوبائی حکومت نے مقرر کی ہیں اور اگر کسی جگہ پر اطلاع نہیں دی گئی تو ہم نے ان سے انفارمیشن لی ہے اگر اس سے پہلے اطلاع نہیں ملی تو آپ اسے ہی اطلاع سمجھ لیں -

ایک معزز رکن : جناب والا، کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی ممبران اور نیشنل اسمبلی کے ممبران کو دس دس سیٹیں دی گئی ہیں جبکہ سینیٹرز کو پانچ اس کی کیا وجہ ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا، جو اطلاع ہمارے پاس ہے

اس کے مطابق فاضل ممبر کی یہ اطلاع درست نہیں ہے۔ ایم این اے صاحبان کو بھی ۵ سیٹیں دی گئی ہیں۔

ایک معزز رکن: باقی صوبوں کے بارے میں کیا پوزیشن ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب باقی صوبوں کے بارے میں ہماری جو اطلاع ہے اس کے مطابق یہ ہے کہ باقی صوبائی حکومتوں نے اس سلئے مخصوص کوٹہ مقرر نہیں کیا کہ وہاں شاید اتنا زبردست Rush رش نہیں ہے جتنا پنجاب میں ہے۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: کیا ان کو یہاں جلوس کی شکل میں لائیں؟

ایک معزز رکن: جناب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ نہ قومی اسمبلی کے ممبروں کی کوئی سیٹیں ہیں اور نہ سینٹ کے ممبروں کی کوئی سیٹیں ہیں اور نہ ہی صوبائی اسمبلی کے ممبروں کی کوئی سیٹیں ہیں وہ جو آپ کے آفیسر نہیں دائیں کرتے ہیں بائیں کرتے ہیں جہاں ان کا جی چاہے، کون سی سیٹیں ہیں؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! پنجاب کی حد تک میری اطلاع ہے اور وہاں یہ سیٹیں پہلے ایم پی اے صاحبان کو دی گئیں ...... (مداخلت)

ایک معزز رکن: نہیں نہ وہ پنجاب کی بات ہے نہ بلوچستان کی بات ہے نہ سندھ کی بات ہے نہ فرنٹیئر کی بات ہے یہ جو آپ کے حکام ہیں وہ جو وہاں بیٹھتے ہیں آپ کے چھوٹے آفیسر نہ ہم کو کسی گنتی میں گنتے ہیں نہ کسی اور کو دائیں کرتے ہیں بائیں کرتے ہیں جہاں مرضی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں فاضل ممبر کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ سوال کو اسی حد تک محدود رکھیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں کہ اب انہوں نے ایک صورت Generalise کر دی ہے کہ افسران یہ کرتے ہیں اس کا جواب میں نے یہ بتا دیا کہ وہاں داخل کرنے کی یہ سکیم ہے۔

ایک معزز رکن: میاں صاحب میں نے اپنے گاؤں کے لوگوں کو Recommend کیا ہے۔ پانچ سات سال سے ہم وہاں حکومت چلاتے آئے

ہیں ہیں نے recommend کیا اور آپ کے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر دے نے دائیں کر دیا بائیں کر دیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں فاضل ممبر کو دوبارہ مؤدبانہ یاد دہانی کراؤں گا کہ اس پر تقریر کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ اگلا سوال۔

NUMBER OF STUDENTS FROM N.W.F.P. AND BALUCHISTAN ADMITTED TO B.B.A. AND M.B.A. CLASSES DURING LAST 4 YEARS PROVINCE WISE AND YEAR WISE

193. ***Syed Abbas Shah (put by Mr. Shad Muhammad Khan):** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the number of students from N.W.F.P. and Baluchistan admitted in the Institute of Business Administration, Karachi to B.B.A. and M.B.A. Classes during the last four years province-wise and year wise ; and

(b) whether the Institute of Business administration is financed by the Federal Government, If not, the funds that Federal Government contribute to this Institution ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Two students from N.W.F.P. were admitted in the Institute of Business Administration, Karachi in B.B.A. and M.B.A. Classes respectively and no student from Baluchistan has been admitted during the last four years. Admission to this Institute is only on merit.

(b) The Institute of Business Adminisatrtion is financed by the Federal Government and an allocation of Rs. 4.8 million has been made for the current financial year (1985-86).

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : ضمنی سوال جناب! کیا وزیر تعلیم ہمیں یہ بتائیں گے کہ یہ اہلیت کے مطابق اگر داخلہ ہے تو نا اہلوں کو اہل بنانے کا کس کا ذمہ ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا! جس طرح جناب کے علم میں ہے۔ باقی جگہوں پر تو صوبہ وار کوٹہ مقرر ہے لیکن اس ادارے میں صوبہ وار کوٹہ مقرر نہیں ہے۔ اور آپ یہ اندازہ فرمائیے کہ باقی صوبے جو ہیں ان کی بھی صورت یہ ہے۔ ۸۳-۱۹۸۲ء میں سندھ سے ... بی اے میں ۳۶۔

لڑکے داخل ہوئے ۔ اور اس کے بعد پنجاب میں سے صرف چار لڑکے داخل ہو پائے۔ صوبہ سرحد سے صرف ایک لڑکا داخل ہو پایا۔ بلوچستان سے کوئی بچہ داخل نہیں ہو سکا۔ اسی طرح ۱۹۸۳-۸۴ء میں سندھ سے بی ای اے میں ۴۴ لڑکے داخل ہوئے۔ اور ایم۔بی اے میں ۲۰ داخل ہوئے۔ جبکہ پنجاب میں بی۔بی اے میں ۳۰، اور ایم بی اے میں ۹، لڑکے داخل ہو سکے اگرچہ پنجاب کے صوبے کی آبادی بہت زیادہ ہے مگر وہاں مقابلے میں سندھ کے لڑکے کچھ زیادہ داخل ہوئے کیونکہ وہاں داخلے کے لئے ٹیسٹ ہے میرٹ کے سوا صوبے کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۹۴۔

TAKINGOVER OF PRIVATELY MANAGED COLLEGES

194. * **Mir Ali Nawaz Khan Talpur (put by Nawabzada Jahangir Shah Jogezai) :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Paragraph 4 of Privately Managed Schools and Colleges (Taking Over) Regulation, 1972 and MLR-118, as amended to-date provide that as from the first day of September, 1972, all privately managed college together with all property attached to them, shall vest—

(i) in the Federal Government, if they are situated in the Islamabad Capital Territory ;
(ii) in the Provincial Government, if they are situated in a Province; and

(b) whether it is a fact that notwithstanding these provisions the Federal Government has taken over the Dawood College of Engineering and Technology, Karachi which rightly should vest in the Provincial Government of Sind ; and

(c) if answer to (b) is in the affirmative the reasons therefor ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (i) Yes. (ii) Yes.

(b) No. It is not a fact. The Dawood College of Engineering and Technology, Karachi was taken over by the Provincial Government of

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

Sind on 1st September, 1972 as provided under the Martial Law Regulation No. 118. The Federal Government in consultation with the Government of Sind decided to develop Dawood College of Engineering and Technology, Karachi as a model Engineering Institution by enhancing financial grants and by providing better facilites to the college The administration of the college was thus taken over by the Federal Government on 26th October, 1972 from the Provincial Government of Sind. The college is now functioning as a National Institution where the seats are allocated for provinces and other areas.

(c) Not applicable.

*[195. *Transfered to the Ministry of States and Frontier Regions and Tribal Areas.]*

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۹۶ -

NUMBER OF OFFICER FROM FATA WORKING IN P.I.A.

196. ***Malik Faridullah Khan :** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) the existing number of officers from FATA working in different departments of the P.I.A.;

(b) the existing number of Pilots from FATA in the P.I.A. indicating also the number of persons belonging to FATA who were provided jobs in the P.I.A. from 1980 to 1985 ;

(c) whether it is a fact that FATA does not have its due quota in the P.I.A. as prescribed ; and

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the reasons therefor indicationg also whether Government propose to accommodate the qualified candidates from FATA in the P.I.A. in future.

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) 6.

(b) There is one Pilot from FATA. Seven persons belonging to FATA were recruited by PIA from 1980 to 1985 in different pay groups.

(c & d) There is no separate quota of vacancies reserved for persons belonging to FATA in PIAC or in any other Autonomous Bodies under the Federal Government.

ملک فرید اللہ خان : ضمنی سوال، پائلٹوں کی بھرتی کے لیے کیا طریقہ کار ہے اور ان کے لیے شہری ہوا بازی میں کیا کوالیفکیشن ہے ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب والا! میں کچھ زیادہ تفصیل تو نہیں بتا سکوں گا اس میں کچھ کوالیفکیشنز ہوتی ہیں اور ایک set rule کے تحت ان کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ اور جو رول کے تحت کوالیفائی کرتے ہیں ان کو بھرتی کرتے ہیں۔

ملک فرید اللہ خان : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ فاٹا کے وہ پائلٹ، جن کو شہری ہوابازی سے باقاعدہ لائسنس دئیے گئے ہیں۔ ان کو اب تک کیوں موقع نہیں دیا گیا؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب والا! یہ لازمی نہیں ہے کہ جو پائلٹ کمرشل لائسنس حاصل کرے اس کو بھرتی کر لیا جائے اگر وہ پی آئی اے کے رول کے تحت کوالیفائی کرے گا تو اسے ضرور بھرتی کیا جائے گا۔

ملک فرید اللہ خان : پی آئی اے کے رول کے تحت کوالیفکیشنز کیا ہیں؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب میں ٹیکنیکل ایکسپرٹ نہیں ہوں۔ اگر زیادہ معلومات چاہیں تو فریش نوٹس دے دیں۔ ان کو فراہم کی جائیں گی۔

قاضی عبداللطیف : ضمنی سوال، کیا جناب وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ سات اشخاص کو مختلف تنخواہ کے گریڈوں میں بھرتی کیا گیا ہے کیا یہ مختلف تنخواہ کے گریڈوں کی کوئی تفصیل دے سکتے ہیں؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر! فی الحال مجھے اپنی تنخواہ کا پتہ ہے باقی تنخواہوں کے لئے نوٹس دے دیں۔ ان کو بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو علیحدہ سوال ہے۔ اس کے متعلق آپ علیحدہ سوال کر کے پوچھ سکتے ہیں۔ اگلا سوال۔

CANCELLATION OF G.S.A. (P.I.A.)

197. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of Aviation Division be pleased to state :

(a) whether any GSA (of PIA) was cancelled during this year, if so, the reason therefor ;

[Manlana Kausar Niazi]

(b) as how much business was given to PIA by that Agency during the period January to December, 1984 ;

(c) as to how much expenses was incurred in Hyderabad/Sukkur and Nawabshah by the PIA in establishing their own offices at these places ; and

(d) the amount of monthly expenses incurred at these three places at present ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) Yes, the GSA Agreement with M/s. Kashmir Corporation was terminated with effect from 6th March, 1985. It is not possible to specify the reasons for cancellation due to the fact that the said Corporation has filed a number of civil suits against PIA and its officials in various courts of law and, therefore, the entire case is subjudice.

(b) The business generated by this Agency during January—December, 1984 at the following locations was as follows :—

	Rs. Lacs
Hyderabad	55.25
Sukkur	19.17
Nawabshah	2.38

(c) The expenses incurred by PIA for opening its own offices at the following places are as follows :—

	Rs.
Hyderabad	7,000
Sukkur	6,000
Nawabshah	5,000

(d) The monthly expenses incurred at present at these places are as follows :—

		Rs.
Hyderabad	Approximately	10,000
Sukkur	Approximately	8,000
Nawabshah	Approximately	8,000

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں سینٹ سیکرٹریٹ نے جو انگریزی جواب کا اردو ترجمہ کیا ہے اس کی جانب آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ میرا سوال یہ تھا کیا موجودہ سال کے دوران کوئی جی ایس اے (پی آئی اے کا) معاہدہ منسوخ کیا گیا تھا اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ اس کا جواب فاضل وزیر نے انگریزی میں یہ دیا ہے۔

Yes, the GSA Agreement with M/s Kashmir Corporation was terminated

اور جو اردو میں اس کا شاندار ترجمہ ہوا ہے وہ یہ ہے۔ جی ہاں، ۱۰ مارچ ۱۹۸۵ کو سی ایس اے کا ایم ایس کشمیر کے ساتھ معاہدہ ختم ہو گیا ہے، معاہدہ ختم ہو گیا ہے اور was terminated میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ میرا سوال یہ تھا۔ کہ کیا موجودہ سال کے دوران پی آئی اے کو ایجنسی کی طرف سے جنوری تا دسمبر ۱۹۸۴ء کے عرصہ کے دوران کتنا کام دیا گیا۔ اس کا جواب وزیر نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

The business generated by this Agency during January—December 1984 at the following locations was as follows :

اس کا جو ترجمہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔ اس ادارے نے جنوری دسمبر ۱۹۸۴ کے دوران اپنا کام حسب ذیل مقامات پر مندرجہ ذیل سرمایہ سے شروع کیا۔ اب آپ اندازہ فرمائیں اگر سینٹ سیکرٹریٹ کی مہارت کا یہ حال ہے۔ تو پھر ہم کیا عرض کریں۔ یہ اگر ایوان بالا ہے تو عالم بالا مستحق فہمی معلوم شد اس کے بعد جناب والا! میں فاضل وزیر کی خدمت میں ایک دو ضمنی سوال عرض کروں گا وہ یہ فرمائیں کہ کیا سبب ہے کہ سکھر حیدرآباد پی آئی اے نے جو آفسز قائم کئے ہیں اس ایجنسی کی کینسلیشن کے بعد، ان کے ایڈریس پی آئی اے کے ٹائم ٹیبل میں نہیں دیئے گئے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب والا! اس ضمن میں، میں اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کیونکہ کشمیر والا کارپوریشن کافی عرصے سے چل رہی تھی اور ۱۰ مارچ

سے لے کر اب تک ایک نیا سیٹ اپ آیا ہے اور غالباً ابھی تک انڈر پروسیس ہے اور ان ڈیو کورس آف ٹائم اسی حساب سے اسے برابر کر کے لے آئیں گے۔

مولانا کوثر نیازی : تو جناب یہ جواب جو ہے .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں وہ فرما رہے ہیں کہ یہ انڈر پروسیس ہے وہ آجائے گا۔

مولانا کوثر نیازی : یعنی نو ماہ سے انڈر پروسیس ہے کہ ٹائم ٹیبل میں کیسے اس کا ایڈریس دیا جائے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر! ایک بچے کو پیدا ہونے کے لئے بھی نو ماہ نو دن لگتے ہیں اس میں بھی کچھ عرصہ ضرور لگے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال ۱۹۸، مولانا کوثر نیازی،

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں تو ابھی سپلیمنٹری پر ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سپلیمنٹری تین، تو آپ نے پوچھ لئے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب ایک ہی تو ابھی میں نے عرض کیا۔ آپ کی خدمت میں جو میں نے ترجمے کے بارے میں گذارشات کی تھیں وہ ضمنی سوالات نہ تھے۔ میں نے تو ایک ہی ابھی ضمنی سوال پوچھا ہے۔ جناب دوسرا ضمنی سوال یہ ہے۔ کہ کیا پی آئی اے کا ارادہ ہے کہ ان جگہوں پر کوئی اور ایجنسی قائم کی جائے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : نہیں جناب، پی آئی اے کا کوئی ارادہ نہیں ہے پی آئی اے خود ہی کام کرے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ۱۹۸، مولانا کوثر نیازی صاحب!

مولانا کوثر نیازی : تیسرا ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : حضور میرے خیال میں اب میں ۱۹۸ پکار چکا ہوں وہ بھی آپ ہی کا سوال ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب میری ایک گذارش ہے کہ رولز کے تحت تین ضمنی سوال کرنے کی ہمیں اجازت ہے آپ کی پکار پر ہم لبیک کہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے رولز کے مطابق تو حق ملنا چاہیئے تیسرا سوال ضمنی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ پوچھ لیں۔

مولانا کوثر نیازی : جی عنایت سوال جناب وزیر صاحب یہ ہے کہ یہ ایجنسی چیئرمین کے احکام پر کشمیر کارپوریشن کو دی گئی تھی۔ کیا یہ صحیح ہے کہ چیئرمین صاحب اور ایم ڈی صاحب کی کشمکش کی وجہ سے یہ ایجنسیاں منسوخ کی گئیں؟

میر ظفراللہ خان جمالی : جناب یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر کئی چیئرمین تبدیل ہو چکے ہیں اور کئی ایم ڈی تبدیل ہو چکے ہیں۔ بہرحال اس کے متعلق میں پتہ کر کے بعد میں بتا سکوں گا۔

مولانا کوثر نیازی : چیئرمین تو ابھی ایک ہی ہوا ہے اس کی ابھی....

میر ظفراللہ خان جمالی : کشمیر والی کارپوریشن جو ہے وہ کافی عرصے سے چلی آ رہی ہے۔ اس وقت کے چیئرمین کوئی اور تھے اب کوئی اور......

مولانا کوثر نیازی : چیئرمین P.I.A. تو ایک ہی تھا جناب میں نے چیئرمین P.I.A. کی بات کی ہے ۔

میر ظفراللہ خان جمالی : اس وقت جو ہے جو بات آپ نے کشمکش کی، کی ہے میں خود پی آئی اے سے منسلک نہیں ہوں ۔ اگر ان کو زیادہ جستجو ہے کہ کس کی کشمکش ہے اور ان کو پتہ ہے تو مجھے بتا دیں۔ ورنہ میں پتہ کر کے بتا دوں گا۔

مولانا کوثر نیازی : لیکن جناب پھر ایسے وزیر جواب دیا کریں جو اس محکمے سے کم از کم متعلق ہوا کریں۔ تاکہ وہ بات تو پوری بتا سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوال نمبر ۱۹۸ مولانا کوثر نیازی۔

NAMING OF A DOG AS SULTAN IN A TEXT BOOK

198. ***Maulana Kausar Niazi** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a dog has been given the name of Sultan *i.e.* Tipu Sultan, thrice in a book "Radiant Way Book" for the teaching of English in schools published by National Book Foundation and approved by the Ministry of Education ;

(b) whether it is also a fact that a writer has drawn attention of the government towards this through a column of daily paper on 24th January, 1985 ; and

(c) whether it is also a fact that Government has not taken any action to correct the said book ?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: (a) In a book 'Radiant Way' published by a Foreign Company, a dog had been named an 'Sultan'.

The Ministry of Education took serious notice of it and directed the Provincial Government not to prescribed the Series as textbook. The decision has been implemented by the Provincial Education Departments. Further, the publishers of the book in U.K. and their agents in Pakistan have been asked to drop that name from the text of the book. They have assured to do the same.

The book has neither been published by the National Book Foundation nor has been approved by the Ministry of Education.

(b) No, in fact the Ministry of Education issued instructions in the month of November, 1984.

(c) An appropriate action has been taken by the Ministry of Education.

مولانا کوثر نیازی : شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوال نمبر ۱۹۹ جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی : آپ نے نمبر پکار دیا جناب کافی ہے۔ جب چیئرمین خود پکار دیں تو۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

جناب اقبال احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر سر! چیئرمین صاحب معزز

رکن کو توجہ دلاتے ہیں کہ فلاں آپ کا سوال ہے۔ معزز رکن کو خود کہنا چاہیئے۔
کیونکہ ساری کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے۔ اور انہیں یہ کہنا چاہیئے کہ ۱۹۹، تاکہ
ریکارڈ ہو جائے۔

مولانا کوثر نیازی : نمبر ۱۹۹ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کہہ دیا نمبر ۱۹۹ ۔

PRINTING OF P.I.A. TIMETABLE

199. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) the name of the country in which the latest time Table of P.I.A. was printed ;

(b) the total expenditure incurred thereon ; and

(c) the reasons for not getting it printed by any Pakistani Press ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) PIA's latest quick reference Time Table was processed, computerised and printed by M/s. ABC Travel Guides, World's Time tabel Centre, Dunstable, England.

(b) £14635 (UK Pound Fourteen Thousand Six Hundred Thirty Five).

(c) Like most of the International Airlines PIA have switched over to quick reference Time Table. The preparation of this Time Table is a highly technical job. It could be done with the technical assistance of experienced Time Table processors and publishers. As it was not possible to get Time Table data processing in Pakistan, PIA had to enter into a package deal with M/s. ABC travel Guides, England.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! یہ فاضل وزیر نے کہا ہے کہ اگرچہ ترجمہ
پھر اسی طرح ہے۔ جناب چیئرمین! آپ سے میں عرض کروں گا کہ ترجمے کے
معیار کو بہتر بنائیں۔ اس میں اردو ترجمہ بہت بوگس ہے۔ میں یہ گزارش
کروں گا بلکہ سوال کروں گا فاضل وزیر سے کہ انہوں نے کہا ہے ٹائم ٹیبل

کی تیاری بہت فنی کام ہے اسے تجربہ کار پرنٹر (عملکار) کی مدد سے چھاپہ جا سکتا ہے۔ تو کیا وہ یہ فرماتے ہیں کہ PIA کے پاس کوئی ایسا چھاپہ خانہ نہیں ہے اور کوئی ایسا عملہ نہیں ہے جو فنی طور پر یہ صلاحیت رکھتا ہو کہ ٹائم ٹیبل چھاپ سکے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی: سر! پی آئی اے کے پاس ضرور ایسی سہولتیں میسر ہیں مگر وہ سردست اتنی کارآمد ثابت نہ ہو سکیں، انشاء اللہ اگلے سال تک یہ خود ہی چھاپے گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! بہت سے ٹائم ٹیبل PIA پریس میں چھپتے ہیں۔ اور وہ صحیح ہوتے ہیں یہ اس سال یا اگلے سال کی بات نہیں ہے۔ سوال یہ ہے ٹکٹ باہر سے چھپتے ہیں رسالے PIA کے باہر سے چھپتے ہیں۔ اب ٹائم ٹیبل بھی باہر سے چھپنے لگے جناب والا کیا سبب ہے کہ پاکستان میں نہ PIA کے پاس پریس ہے نہ کسی اور پاکستانی کے پاس پریس ہے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی: سر اس وقت تو صرف میں ٹائم ٹیبل کے متعلق عرض کر سکوں گا باقی چیزوں کے بارے میں عرض نہیں کر سکوں گا۔

مولانا کوثر نیازی: کیا فرمائیں گے آپ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی: میں نے جناب عرض کر دیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال تک PIA اپنا ٹائم ٹیبل خود ہی چھاپے گا۔

مولانا کوثر نیازی: اگلے سال سے باہر نہیں چھپا کرے گا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی: اس کے بعد کا تو مجھے پتہ نہیں بہرحال اگلے سال سے ہم جسارت کر کے کام شروع کر دیں تو بڑا اچھا ہوگا اس کے بعد کیا ہوگا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال جناب والا! کیا وزیر محترم بیان فرمائیں

گے کہ ۱۴۶۳۵ پونڈ بتلایا گیا ہے۔ پاکستانی روپے کے لحاظ سے یہ کتنا بنتا ہے ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر! میں حساب میں فیل ہو گیا تھا۔ مجھ میں یہ قابلیت نہیں ہے کہ پونڈ کا حساب بنا دوں۔ مجھے واک آؤٹ کرنا پڑے گا۔

قاضی عبداللطیف : پاکستان میں نہ پریس اچھا ہے نہ ترجمان اچھے ہیں اور نہ محترم وزیر صاحب اچھے ہیں۔ تو ہم کیا کریں کہاں جائیں؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : شکر ہے کہ سوال کنندہ بزرگ تو اچھے ہیں وہی رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ملک حاجی فرید اللہ خان سوال نمبر ۲۰۰۔

EX-CADRE POSTS (BS. 17—20) IN THE MINISTRY OF EDUCATION

200. ***Malik Faridullah Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the existing of *ex*-cadre posts in grade-17 to 20 in the Ministry of Education ;

(b) the names of officers appointed on regional quota basis at present ; and

(c) whether it is a fact that no officer from FATA has so far been appointed on a senior post, if so, the reasons therefor and the measures under consideration to ensure fair representation from FATA ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo :—(a) There are 6 *ex*-cadre posts in Grade-17 to 20 in the Ministry of Education.

(b) The *Ex*-cadre officers were not appointed on regional quota basis but on merit or by transfer on deputation.

(c) No officer from FATA has been appointed on a senior *ex*-cadre post since these posts were filled on merit or on deputation basis and not on regional quota basis.

ملک فرید اللہ خان : سپلیمنٹری سر کیا وزیر موصوف یہ جواب دیں گے کہ قابلیت کا کیا طریقہ کار ہے اور اس کا معیار کیا ہے ؟ -

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا! پوسٹ جس معاملے کے متعلق ہوتی ہے اس سلسلے میں معیار مقرر ہوتا ہے اس پوسٹ کی صورت اس وقت یہ ہے کہ ریسرچ سکالر ہیں جناب گریڈ ۱۷ کے دو۔ ان میں سے ایک N.W.F.P. کے ہیں اور ایک کے بارے میں یہاں اطلاع موجود نہیں ہے کہ وہ کہاں کے ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو آفیسر کی پوسٹ خالی ہے۔ ڈائریکٹر آف اکاؤنٹس کی اسامی ابھی Vacant ہے ۔ پھر پروجیکٹ ڈائریکٹر ہیں یہ N.W.F.P. کے ہیں پھر O.S.D. ہیں یہ پنجاب کے ہیں ۔ تو اس طرح جناب جس جس چیز کا وہ متعلقہ معاملہ ہوتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ وہ شخص کیا مہارت رکھتا ہے ۔

ملک فرید اللہ خان : سر! یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ خدمات مستعار لینے کی بنیاد پر پُر کی گئی تھیں ۔ کبھی آپ FATA سے بھی یہ خدمات مستعار لیں گے ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : اگر کوئی مناسب اور اہل آفیسر وہاں موجود ہو اور متعلقہ کام کے لئے زیادہ مناسب ہو تو انشاء اللہ ضرور لیں گے ۔

اور کیوں نہیں جناب FATA کا بھی حق ہے ۔

Mr. Deputy Chairman : Next question Syed Abbas Shah.

سید عباس شاہ : سوال نمبر ۲۰۱ ۔

BANNU TELEPHONE EXCHANGE

201. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of applications for telephone connections pending at present in Bannu ; and

(b) whether the extension of Bannu Telephone Exchange has been approved, if so, the reasons for delay in its implementation ?

Prince Mohyuddin Baluch: (a) 176.

(b) Yes. Expansion of Bannu Telephone Exchange by 500 lines stands approved in Annual Development Programme 1985-86. The work of its installation is in progress and is expected to be completeed during the current financial year.

جناب شاد محمد خان : سپلمنٹری سر! یہ جو نمبر ۱۷۶ کی وضاحت کی گئی ہے کہ التواء میں رہے گی یہ کب تک التواء میں رہے گی وضاحت کریں؟

پرنس محی الدین بلوچ : یہ جی ۵۰۰ لائن کی توسیع ۸۶-۱۹۸۵ء میں کر رہے ہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد میرے خیال میں کافی حد تک یہ مشکلات دور ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال سید عباس شاہ۔

سید عباس شاہ : سوال نمبر ۲۰۲۔

LINKING OF TELEPHONE EXCHANGES WITH DIRECT DIALING SYSTEM IN N.W.F.P.

202. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of Telephone Exchanges which have been connected to direct dialling system in the NWFP during the last five years ; and

(b) whether Miran Shah, Sarai Norung, Lucky Marwat and Karak are included in the list meant for direct dialing in future; if so, how long will it take to connect these stations to direct dialing system?

Prince Mohyuddin Baluch: The following seven telephone exchanges in NWFP were connected to the direct dialling system during last five years.

[Prince Mohyuddin Baluch]

1. Mingora.
2. Chitral.
3. Swabi (through mini—exchange).
4. Takhatbaï (Through mini—exchange).
5. Mansehra Do.
6. Bara Market Do.
7. Pabbi Do.

(b) Sarai Naurang, Lucky Marwat and Karak shall be connected with direct dialling system by the end of current Financial year (1985-86) Miranshah will also be connected with direct dialling system during 1987-88.

سید عباس شاہ : ضمنی سوال جناب۔ کیا جناب والا یہ وضاحت کریں گے کہ اس ڈائریکٹ ڈائلنگ کے ساتھ صوبہ سرحد کے اور کون سے گاؤں منسلک ہونے والے ہیں؟

پرنس محی الدین بلوچ : اس کے لیے دوسرا سوال چاہیئے۔

حاجی اکرم سلطان : کیا معزز وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ آٹو میٹک ایکسچینج کی تجدید کے سلسلے میں کوئی کارروائی کی جا رہی ہے؟ اور یہ تجدید کب کی جائے گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ ایک علیحدہ سوال ہے۔

جناب محی الدین بلوچ : آپ نے درست فرمایا ہے کہ اس کے لئے علیحدہ سوال چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۰۳۔

SEATS AVAILABLE TO STUDENTS OF OTHER PROVINCES IN KARACHI UNIVERSITY

203. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Education be pleased to state the ratio of seats in technical and professional colleges and Universities of Karachi available to students

of the Punjab, NWFP and Baluchistan and to the students of Karachi in similar colleges and Universities in the said provinces ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : The number of seats reserved in Dawood College of Engineering and Technology and Universities of Karachi for the students of the Punjab, NWFP and Baluchinstan is as follows :

(1) University of Karachi, Karachi.	There are no reserved seats for any province ;
(2) NED University of Engg : and Tech :	
Karachi	
Baluchistan	21 Seats
Punjab....................................	4 Seats
N.W.F.P.	2 Seats
(3) Dawood College of Engg : and Tech :	
Karachi	
Punjab....................................	50 Seats
N.W.F.P.	25 Seats
Baluchistan	25 Seats

There is no specific allocation of seats for the students of Karachi in the Universities of Punjab, NWFP and Baluchistan Provinces, However, the position regarding the allocation of seats for the students of Sind is as follows :

Punjab University of the Punjab, Lahore	No seats are reserved for the province of Sind.
University of Agri. Faisalabad	2 Seats
Bahauddin Zakaria Univy. Multan	12 Seats
Univy. of engg : and Tech : Lahore	9 Seats
Islamia University Bahawalpur	13 Seats

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

National College of Arts, Lahore	18 Seats
N.W.F.P.	
University of Peshawar, Peshawar	1 Seat
Gomal University D.I. Khan	1 Seat
NWFP University of Engg : and Technology, Peshawar	10 Seats
NWFP Agri. University, Peshawar	1 Seat
BALUCHISTAN :	
University of Baluchistan, Quetta	No seats are reserved for any province.

جناب محمد محسن صدیقی : ضمنی سوال جناب۔ جناب والا! آپ کی وساطت سے میں جناب وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔ کہ میں نے تو صرف پوچھا تھا ٹیکنیکل اینڈ پروفیشنل کالجز اینڈ یونیورسٹیز۔ اس میں انہوں نے یونیورسٹی آف کراچی کا ذکر کیا۔ مگر میڈیکل کالجز کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ کراچی یونیورسٹی نہ پروفیشنل ہے نہ ٹیکنیکل ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ بتا سکتے ہیں؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا اردو میں میرے پاس ان کا سوال ہے "کیا وزیر تعلیم بیان فرمائیں گے کہ کراچی کے فنی اور پیشہ ورانہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پنجاب سرحد اور بلوچستان کے طلباء کا کوٹہ کیا ہے" اور اس طرح کراچی کے طلباء کے لئے مذکورہ صوبوں کے تعلیمی اداروں میں کیا کوٹہ ہے۔ اس کے مطابق سوال سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ ایڈیشنل کوئی اطلاع دے دی گئی ہے اور جو آپ نے اطلاع مانگی تھی وہ نہیں ہے۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ میڈیکل کالجز محکمہ تعلیم

سے متعلق نہیں ہوتے۔ ان کا تعلق وزارت صحت سے ہوتا ہے۔ اس لیے وزارت تعلیم جب جواب دے گی تو ظاہر ہے کہ وہ انہی چیزوں سے متعلق جواب دے گی جس کو وہ ڈیل کرتی ہے۔ اگر کہیں غیر ضمنی یونیورسٹیوں کا ذکر آ گیا تو وہ ایڈیشنل سہی لیکن سوال کو بہر حال تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔

جناب محمد محسن صدیقی: میرے خیال میں جناب وزیر موصوف کو انگریزی سے بڑی واقفیت ہے۔ جب میں کہتا ہوں پروفیشنل ٹیکنیکل کالجز اینڈ یونیورسٹیز تو اینڈ conjective ہے نہ کہ disjective

میاں محمد یٰسین خان وٹو: اگر آپ یہی interpretation چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن محکمہ کے لوگوں نے یہ interpretation اسلئے دی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ یہ اعتراض کریں کہ میں نے یونیورسٹیز بھی کہا تھا اور آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب محمد محسن صدیقی: میری مؤدبانہ گذارش ہے کہ آپ انہیں ایسی سمپل انگریزی ذرا سمجھانے کی کوشش کریں۔ دوسرے میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ جو آپ نے پروفیشنل اور ٹیکنیکل کالجز میں سیٹیں رکھی ہیں اس کو بیلنس کرنے کے لئے آپ نے دوسرے صوبوں میں کراچی کو کوئی سیٹ کیوں نہیں دی؟ کیا یہ فیئر نہیں ہوگا کہ ہماری سیٹوں پر آپ دوسرے صوبوں سے لوگوں کو لاتے ہیں۔ تو کراچی کے لوگوں کو بھی ایک موقع مہیا کیا جائے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! آئین پاکستان کے مطابق کراچی ابھی صوبہ نہیں ہے اور میں نے یہ عرض کیا کہ صوبہ سندھ کے لئے سیٹیں مقرر ہیں۔ اور وہ متعلقہ جگہ پر دے دی گئی ہیں۔

جناب محمد محسن صدیقی: اگر جناب کا یہ بیان صحیح ہے تو کراچی کی یونیورسٹیوں میں یہ سیٹیں specific provinces کو دی گئی ہے اس کے بجائے سندھ کا کوٹہ رہ دیا جاتا۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : کراچی یونیورسٹی کا مطلب یہ نہیں ہے جناب والا کہ اگر کراچی میں یونیورسٹی بن گئی ہے تو سندھ کا اس پر حق نہیں ہے - کراچی میں اگر یونیورسٹی بنی ہے تو اس پر سندھ کا بھی حق ہے اور سارے پاکستان کا اس پر حق ہے - جس طرح کراچی پر سارے ملک کا حق ہے -

جناب محمد محسن صدیقی : کراچی پر حق ہے - مگر اس حق کے سلسلے میں ہی پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ جائز اور اچھا نہیں ہوگا کہ آپ ان کے لئے بھی سیٹیں رکھیں - میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ٹھیک ہے کراچی سندھ کا ایک حصہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کراچی میں specific جو یونیورسٹیاں اور کالجز پرائیویٹ سیکٹر سے بنے ہیں ان میں تو آپ نے سیٹیں رکھی ہیں - سندھ کے لئے جب آپ کوئی سیٹیں رکھتے ہیں تو ایک تو ان کی تعداد دیکھئے - جو تعداد آپ نے کراچی اور سندھ یونیورسٹی میں الگ رکھی ہیں - ان کا توازن کر کے کچھ ہمیں بتا دیں گے کہ کیا تناسب آپ نے کراچی اور سندھ کو دوسرے صوبوں میں دیا ہوا ہے اور کیا آپ نے کراچی اور سندھ کی یونیورسٹیوں میں دوسرے صوبوں کو دیا ہوا ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا ! اس کی تفصیل میں نے عرض کر دی ہے - چونکہ یونیورسٹیاں صوبوں کے ماتحت ہیں اور کالجز بھی مختلف صوبوں کے ماتحت ہیں اور جو فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق ہیں بہر صورت وہ تو سارے صوبوں کو cadre کرتے ہیں ان میں تو ہر صوبے کا کوٹہ مقرر ہے - جو فیڈرل ادارے ہیں - جو صوبائی ادارے ہیں انہوں نے کئی جگہ پر کوٹے مقرر کئے ہیں اور کئی جگہ پر نہیں کئے - لیکن کراچی اربن ایریا میں آتا ہے وہاں کراچی کے لئے سیٹیں مقرر ہیں اور میں فاضل ممبر سے عرض کروں گا کہ میں ان کی اس خواہش کا بڑا احترام کرتا ہوں کہ کراچی انہیں عزیز ہے - ہمیں بھی کراچی اتنا ہی عزیز ہے - لیکن خدا کے فضل و کرم سے اس ملک میں ہر معاملے میں خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے معاملات کراچی کے لئے ملک کے تمام دوسرے شہروں سے زیادہ سازگار ہیں -

جناب محمد محسن صدیقی : پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! انہوں نے تقریر شروع کر دی ہے جبکہ یہ وقفہ سوالات ہے۔ اور سوالات کا وقت مخصوص ہے۔ میرا پوائنٹ ابھی بھی تشنہ تکمیل ہے۔ میں نے یہ عرض کیا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : انشاء اللہ آپ کا پوائنٹ تشنہ تکمیل رہے گا اس لئے کہ آپ کا سوال ایسا ہے جس کا جواب نہیں ہو سکتا۔ میں نے عرض کیا کہ سندھ اربن میں کراچی آتا ہے اور سندھ اربن کے بارے میں جو بات ہو اس پر تو بات کی جا سکتی ہے۔ لیکن کراچی کے لئے علیحدہ نہ سیٹیں مخصوص ہیں اور نہ یہ مسئلہ زیر غور ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی : آپ کا فرمانا بجا ہے کہ کراچی اربن میں آتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کراچی میں جو سیٹیں آپ نے دی ہیں وہ خاص کر کراچی یونیورسٹی کے نام سے دی ہیں اور کیا وجہ ہے کہ اگر وہ آپ سندھ کو دیتے تو کیا سندھ میں کراچی نہیں ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا! کیا آپ نے اس پر بحث کی اجازت دے دی ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب والا! یہ بحث بازی نہیں ہے۔ یہ طریقہ گفتگو نہیں ہے۔ یہ طریقہ سوالات نہیں ہے۔ اسی طرح یہ طریقہ جوابات نہیں ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ میرا پورا سوال سنیں۔ اس کے بعد جواب دیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب یہ طریقہ سوال نہیں ہے جو وہ فرما رہے ہیں۔

جناب محمد محسن صدیقی : میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ اگر منسٹر کو کوئی خاص حق اس ہاؤس میں حاصل ہے کہ ممبر کے پوائنٹ آف آرڈر کو سپرسیڈ کر کے اپنا پوائنٹ آف آرڈر پیش کرے تو یہ کون سا رول ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں گذارش کروں گا کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے میرے خیال میں اس کا ایک جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔

اس لئے اس پر اب تقریر نہیں ہونی چاہیئے - اگلا سوال نمبر ۱۸۲ -

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : اگلا سوال نمبر ۱۸۲ -

PROVINCE-WISE NUMBER OF PUBLIC SCHOOLS IN THE COUNTRY

182. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the total number of public schools in four provinces of the country indicating their number and names, province-wise ; and

(b) the total amount of annual grant provided to these educational institutions by the Federal Government?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) The total number of Public Schools in the four provinces is 25;

Province-wise break-up :

Baluchistan-5

(i) Public School, Khuzdar.
(ii) Public School, Sibbi.
(iii) Public School, Loralai.
(iv) Public School, Zhob.
(v) Public School, Turbat.

Sind-3

(i) Public School, Sukkur.
(ii) Public School, Hyderabad.
(iii) Public School, Mirpur Khas.

Punjab-6

(i) Lawrance College, Ghora Gali.
(ii) Cadet College, Hasanabdal.
(iii) Sadiq Public School, Bahawalpur.
(iv) Aitchison College, Lahore.
(v) Divisional Public School, Lahore.
(vi) Divisional Public School, Sahiwal.

N.W.F.P.-11

(i) Cadet College, Razmak.
(ii) Toochi Public School, Mehran Shah.
(iii) Zam Public School, Tank.
(iv) Musa Nila School, Wana.
(v) Abbottabad Public School.
(vi) Pbulic School, Peshawar.
(vii) Public School, Mardan.
(viii) Cadet College, Khoat.
(ix) Burn Hall School, Abbottabad.
(x) Burn Hall College, Abbottabad.
(xi) Nisar Shaheed Public School, Risalpur.

(b) The total grant provided by the Federal Government during 1985-86 is Rs. 39,71,000.

جناب والا! اس جواب میں، صرف ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ میں تین پبلک سکولوں کا ذکر ہے مگر یہ اصل میں چار ہیں چوتھے کا نام کیڈٹ کالج پٹارو ہے۔

ایک معزز رکن : ایک جیکب آباد میں بھی ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : میں اس کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں آج ہی باہر سے آیا ہوں، میں نے اس لسٹ کو چیک کرنے کے بعد چوتھے سکول کو اس میں شامل کیا ہے اور اب انشاءاللہ اس کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا محترم وزیر یہ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جو پبلک سکول ہیں، کیا ان کے معیار تعلیم سے حکومت مطمئن ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : بالکل مطمئن ہے، جناب والا! بنیادی طور پر یہ صوبائی مسئلہ ہے اگر خاص ادارے کے متعلق فاضل ممبر کو اعتراض ہے تو اس بارے میں، میں صوبائی حکومت سے بات کرنے کو تیار ہوں، میں آپ کے ارشاد کے مطابق اس کی اصلاح کی کوشش کروں گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : بلوچستان کے بارے میں پانچ سکولوں کا ذکر کیا گیا

[Engr. Syed Muhammad Fazal Agha]

ہے۔ تو کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ یہ سکولز کاغذوں پر ہیں یا عملی طور پر کام کر رہے ہیں اگر عملی طور پر کام کر رہے ہیں تو یہ کہاں کام کر رہے ہیں؟ کیونکہ یہ پانچوں ابھی تک اوپن نہیں ہوئے ہیں، سندھ کی طرح بلوچستان کے بارے میں بھی ان کی اطلاع صحیح نہیں ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: میری جو اطلاع ہے، وہ میں نے عرض کر دی ہے، اس میں اگر کوئی غلطی ہے تو فاضل ممبر اس کی اصلاح فرمائیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے "تربت" میں پبلک سکول کا لکھا ہے میری اطلاع کے مطابق وہاں کوئی سکول نہیں ہے؟

ایک معزز رکن: وہاں ایک سکول ہے۔

سید محمد فضل آغا: کہاں کام کر رہا ہے؟

ایک معزز رکن: تربت میں ایک پبلک سکول کام کر رہا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: میرے خیال میں سوال لاجواب تھا اس لئے جواب مل گیا ہے۔ شاید یہ وزارت تعلیم کو indirect compliment ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ ان کی گرانٹ میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ حکومت رکھتی ہے۔ اگر ارادہ ہے تو کب تک یہ گرانٹ دیں گے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: ہم صرف اداروں کو گرانٹ دے رہے ہیں، باقی اداروں کو صوبائی حکومتیں خود چلا رہی ہیں یا کچھ autonomous bodies ہیں وہ خود چلا رہی ہیں ہم صرف گرانٹ کیڈٹ کالج رزمک کو، ٹوچی پبلک سکول، میران شاہ، نظام پبلک سکول ٹانک، اور موسیٰ نیکا سکول، وانا، ان چار سکولوں کو دے رہے ہیں اس سال ۳۹۷۱۰۰۰ روپے کی گرانٹ ان کو دے رہے ہیں۔ باقی ادارے جو ہیں یہ صوبائی حکومتیں چلا رہی ہیں یا خود مختار ادارے خود چلا رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ ان مذکورہ سکولوں میں آپ جو گرانٹ دے رہے ہیں وہ محض اس لئے دے رہے ہیں کہ ان میں افواج پاکستان کے بڑے افسروں کے لڑکے پڑھتے ہیں؟

میاں محمد یاسین خان وٹو : نہیں جناب! ہم گرانٹ صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ یہ پسماندہ علاقوں میں ہیں۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ چاروں سکول، مہران شاہ، ٹانک، وانا اور رزمک جیسے پسماندہ علاقوں میں قائم ہیں۔ جس وجہ سے فیڈرل گورنمنٹ ان کو گرانٹ دے رہی ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : تعلیمی لحاظ سے اور زمینی لحاظ سے واقعی یہ علاقہ پسماندہ ہے۔ لیکن ان سکولوں کا جو ماحول ہے، یہ کتنا اعلیٰ ہے، ان میں بڑے بڑے آفیسروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : میں نے عرض کیا ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے لیکن پھر بھی کسی جگہ کے بارے میں فاضل ممبر کو اعتراض ہے تو اس بارے میں، میں صوبائی حکومت سے ٹیک اپ کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن جہاں تک گرانٹ کا تعلق ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ جتنے بھی پبلک سکول ہیں ان میں سے یہ چار پسماندہ علاقوں میں ہیں اس لئے حکومت ان کو گرانٹ دے رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال، جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب!

OUTSTANDING TELEPHONE CHARGES AGAINST THE OFFICERS OF PBC AND OPTV

183. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the amount of arrear charges, separately on private and Official account, of telephone outstanding at present against the officers of Pakistan Broadcasting Corporation and Pakistan Television corporation posted in Baluchistan; and

[Mr. Abdul Rahim Mir Dad Khel]

(b) the names of officers of Pakistan Broadcasting Corporation and Pakistan Television Corporation against whom Telephone charges are outstanding at present and the measures proposed to be adopted to recover the same ?

Prince Mohyuddin Baluch: (a) It is not possible for the department to segregate arrear charges of Telephones of Pakistan Television Corporation and Pakistan Broadcasting Corporation Officers on Official and Private account. The details of total outstanding amounts against Pakistan Broadcasting Corporation and Pakistan Television Corporation officers upto billing month of August, 1985 in respect of telephone working in the name of Pakistan Broadcasting Corporation Broadcasting Corporation and Pakistan Television Corporation (Official) in the Baluchistan Province are as Below:—

		Rs.
P.B.C.	Total Outstanding Upto August, 1985	66,454.65
P.T.V.	Total Outstanding Upto August, 1985	1,90,072.00

(b) Telephones are in installed designation wise and not by same in respect of officials of Pakistan Broadcasting Corporation. The list of telephone numbers and amount outstanding against each upto August, 1985 is placed on the Table of the House.

Being semi Official Organizations it is proposed that the arrears payment will be realized by persuasion and if persuasion fails by disconnection of telephones on accounts of non-payment.

LIST OF TELEPHONE NUMBERS OF PAKISTAN BROADCASTING CORPORATION AND OUTSTANDING AGAINST EACH No. UPTO BILLING MONTH OF AUGUST, 1985

	Telephone No.	Amount Outstanding	Name of Official	
		Rs.		
1.	74123	3,676.00	Station Director	(Office)
2.	75912	2,883.00	Station Director	(Res.)
3.	74468	1,973.00	Engineering Manager	(Office)
4.	74431	1,139.00	Engineering Manager	(Res.)
5.	74174	3,710.00	Deputy Controller NEWS	(Office)
6.	73687	965.00	Deputy Controller NEWS	(Res.)
7.	74414	1,309.00	Programme Manager	(Office)
8.	73660	547.00	Progamme Manager	(Res.)
9.	74488	6,807.00	Programme Manager	(Office)
10.	78698	168.00	Programme Manager	(Res.)
11.	71713	1,416.00	News Editor I	(Office)
12.	74595	1,060.65	News Editor I	(Res.)
13.	74484	1,437.00	Broadcasting Engineer	(Office)
14.	71183	634.00	Asstt. A.O.	(Office)
15.	73075	347.00	Senior Producer	(Office)
16.	73653	67.00	Senior Producer	(Res.)
17.	73074	471.00	Senior Producer	(Office)
18.	71185	428.00	Senior Producer	(Office)
19.	71187	1,388.00	Senior Producer	(Office)
20.	71184	1,351.00	Senior Producer	(Office)
21.	71182	1,152.00	Senior Producer	(Office)
22.	71181	1,013.00	Security Officer Reception	
23.	71058	1,508.00	Duty Room	
24.	71063	27,222.00	Master Control Room	
25.	71186	117.00	Listener Cell	
26.	71193	1,003.00	Transmitter Station	
27.	71191	525.00	Recovery Centre	
28.	73124	578.00	Power Station	
29.	70533	405.00	Officer Incharge High Power Station	(Res.)
30.	71034	1,155.00	Engineering Manager	(Office)
	Total	66,454.65		

LIST OF TELEPHONE NUMBERS OF PAKISTAN TELEVISION CORPORATION AND OUTSTANDING AGAINST EACH No. UPTO BILLIGN MONTH OF AUGUST, 1985

	Telephone No.	Amount Outstanding	Name of Official	
		Rs.		
1.	70130	387.00	Jn. line P.T.V. H/Q Quetta.	
2.	70131	210.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
3.	70132	1015.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
4.	70133	905.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
5.	70134	1157.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
6.	70135	2076.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
7.	70136	1568.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
8.	70137	1423.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
9.	70138	1537.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
10.	70139	791.00	Jn. Line P.T.V. H/Q Quetta.	
11.	73560	32,311.00	G.M.P.T.V.	
12.	73388	10,786.00	G.M.P.T.V.	
13.	73385	23,873.00	Programme Manager Office.	
14.	73153	9,650.00	Programme Manager Office.	(Res.)
15.	73898	18,589.00	Engineering Manager	(Office)
16.	73646	5,251.00	Engineering Manager	(Res.)
17.	73797	32,058.00	News Editor	(Office)
18.	73478	4,950.00	News Editor	(Res.)
19.	71407	810.00	Chief Camera Man	(Res.)
20.	74129	15,548.00	Admn. Officer	(Office)
21.	73063	2,992.00	Admn. Officer	(Res.)
22.	73688	5,424.00	Presentation Controller	(Office)
23.	70694	14,897.00	Producer	
24.	70075	251.00	Producer	
25.	73095	322.00	Engineer Project Officer	(Office)
26.	70974	1,289.00	Engineer R.P.S. Luck Pass	
	Total	190,072.00		

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں اس کو اگر ہم Taken as read لے لیں تو وقت بچے گا۔

حاجی اکرم سلطان : جناب چیئرمین! یہ سوالات آج صبح ساڑھے نو بجے ہمیں ملے ہیں، اس لئے ان کو پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ اگر ان سوالات کے جوابات پڑھ لئے جائیں تو کم از کم یہ تو پتہ چل جائے کہ کس پر سوال و جواب ہو رہے ہیں۔

Otherwise we are sitting here not knowing what we are doing about.

ایک معزز رکن : جی "Taken as read" ٹھیک ہے۔

حاجی اکرم سلطان : یہ لمبا جواب ہے اس کے لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن عموماً یہ پریکٹس جاری ہے کہ ایک تو متعلقہ کاغذات صبح ساڑھے نو بجے ملتے ہیں دوسرا یہ کہ چھوٹے چھوٹے سوالات کے جوابات تک پڑھے نہیں جاتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگر آپ کا خیال ہو، پورے ہاؤس کا خیال ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

حاجی اکرم سلطان : اس particular سوال کے بارے میں جو کہ ایک لمبا سوال ہے taken as read میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن جناب چیئرمین even small questions بھی جب آتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی taken as read کہہ دیا جاتا ہے یہ ہمیں ساڑھے نو بجے تو ملے ہیں، ہم ان کو کب پڑھ سکتے ہیں۔ اب ہم جب یہاں بیٹھے ہیں اس وقت تو ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ سوال کیا ہے اور اس کا جواب کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا اس پر کوئی سپلیمنٹری سوال ہے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا محترم وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ میرے سوال کا انگریزی میں تو پورا جواب دے دیا گیا ہے لیکن اردو

میں پورا جواب نہیں دیا گیا۔ کیا وزیر صاحب اس کی وجوہات بتا سکتے ہیں۔

پرنس محی الدین بلوچ : میں معزز رکن کا سوال سمجھا نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ انگریزی میں جواب دیا گیا ہے اور اردو میں جواب نہیں دیا گیا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب! اردو کے جواب میں آخر میں لکھا ہوا ہے کہ " فہرست انگریزی جواب میں ملاحظہ فرمائیں "

جناب ڈپٹی چیئرمین : اچھا، ٹھیک ہے۔

پرنس محی الدین بلوچ : تو جناب، آپ فہرست انگریزی میں ہی دیکھ لیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : انگریزی میں تو ہم دیکھ لیں گے، کسی سے پڑھوا لیں گے۔ میری یہ گذارش ہے کہ آپ نے اس فہرست کو اردو میں مہیا کرنے کی زحمت کیوں گوارا نہیں کی؟

پرنس محی الدین بلوچ : میں نہیں جانتا، قبلہ، سینٹ سیکرٹریٹ جانتا ہے۔ باقی جہاں تک فگرز کا تعلق ہے، یہ خواہ انگریزی میں ہوں یا اردو میں ہوں، ان کو ہر شخص پڑھ سکتا ہے۔ اگر خواہ مخواہ ایک بحث کرنا ہے تو پھر اور بات ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں بحث نہیں کرتا، میں کہتا ہوں ہوں کہ اردو چونکہ قومی زبان ہے تو پھر ہم اس کو نظرانداز کیوں کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال۔

NUMBER OF EMPLOYEES AND OFFICIAL HOURES BUILT FOR THEM OF THE POST OFFICES AND TELEGRAPH OFFICES IN BALUCHISTAN

184. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Communications be pleased to state the existing number of employees working in the Post Offices and Telegraph Offices in Baluchistan and the number of houses built for their residence by the department during the last five years ?

Prince Mohyuddin Baluch: T&T Department: L1) No. of Employees working in Telegraph Offices in Baluchistan—161.

(2) No. of houses built for the residenece of the employees by the department during the last 5 years.—17. Whereas 100 quarters are at various stages of construction.

Post Office : (1) Existisng number of employees working in the Post Offices in Baluchistan —762.

(2) Number of houses built for the residence of the employees by the department during the last 5 years—86.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم ارشاد فرمائیں گے کہ جو باقی ملازمین ہیں ان کی رہائش گاہ کہاں کہاں ہیں' اور اس کے حصول کا طریقہ کار کیا ہے ۔

پرنس محی الدین بلوچ : مختصراً عرض ہے کہ جیسے کہ محترم رکن کو پتہ ہوگا کہ یہ محکمہ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ سب ملازموں کو مکانات دے، البتہ محکمہ سب ملازموں کو مکانات کے لئے کرایہ ادا کرتا ہے ۔ جو دشوار گزار علاقے ہیں، وہاں پر مکانات ملنے کے امکانات نہیں ہیں لیکن پھر بھی ان کو مکانات دیئے گئے ہیں اور اگلے چند سالوں میں مزید دیئے جائیں گے ۔

جہاں تک پوسٹ آفس کا سوال ہے اور تار گھر ہیں جہاں پوسٹ ماسٹر یا سب پوسٹ ماسٹر تعینات ہوتے ہیں ان کو مکانات دیئے جاتے ہیں، کیونکہ اسی حلقے میں اس کے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا شہری علاقوں میں جو مکانات آپ تعمیر کرا رہے ہیں وہ کس حد تک تعمیر ہو چکے ہیں تاکہ ہمیں ان کے بارے میں علم ہو سکے ۔

پرنس محی الدین بلوچ : آپ ٹی اینڈ ٹی کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں یا پوسٹ آفس کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پوسٹ آفس کے بارے میں ۔

پرنس محی الدین بلوچ : پوزیشن اس طرح ہے کہ بلوچستان میں ڈاکخانوں کے ملازمین کی تعداد ۷۶۲ ہے۔ جن میں ۷۵۵ بنیادی تنخواہ سکیل نمبر ۱ سے ۱۵ تک کے ملازم ہیں اور باقی سات ملازم ۱۶ گریڈ سے اوپر کے ملازم ہیں۔ کل رہائشی مکانات کی تعداد ۲۴۶ ہے ان میں سے ۶۸ مکانات گذشتہ پانچ سالوں کے دوران بنائے گئے ہیں۔ قانونی لحاظ سے محکمہ ڈاک اپنے ہر ایک ملازم کو رہائشی مکانات دینے کا پابند نہیں ہے ماسوائے پوسٹ ماسٹر، یا سب پوسٹ ماسٹر کے، جو کہ اپنے متعلقہ ڈاک خانوں کے انچارج ہیں۔ تاہم جن ملازمین کو رہائشی سہولتیں مہیا نہیں ہیں ان کو محکمہ ان سہولتوں کے بدلے ماہانہ رہائشی الاؤنس ادا کرتا ہے۔ محکمہ کی یہ پالیسی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ملازموں کو، جیسے وسائل ہوں، مکانات دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I would like to draw your attention, once before I also have drawn the attention of the Chair to the very incorrect reporting of the speeches. Sir, I will for example, Point out, the latest, I don't think my English is so bad as has been reported. Now it says, it is a report of 23rd October ; "Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I would like to Mr. Soomro make a submission the speech by the Honourable Education Minister, I think, who had repeated Barrister Mr. Zahoor Hasain his argument that in view of Article so and so, so and so. But here I do not think that is allowed in the case of voting on." Now Sir, absolutely incorrect. They have got the Tape Recorders why do they not hear that. We are not going to correct our whole speech and it was most ridiculous reporting that one could think of.

Mr. Deputy Chairman : Quite right.

Mr. Ahmed Mian Soomro : And I don't think my English is so bad Sir, I would, therefore, once again request you to please see that the report is properly given and when they have got tape recorder, they should hear it, and they should report correctly, otherwise they are not fit for the job, so what are they doing.

Mr. Deputy Chairman : The office should note that in future they should gaurd such omissions.

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب ایم ظہور الحق، اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے نیویارک تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۱۴ نومبر ۱۹۸۵ء تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر، اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء تا اپنی واپسی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان سینیٹر نے اپنی علالت کی بناء پر ایوان سے ۸ تا ۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : میر نبی بخش زہری سینیٹر نے ایک ضروری کام کی بناء پر ایوان سے ۸ دسمبر ۱۹۸۵ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب اصغر علی شاہ سینیٹر نے بعض ناگزیر حالات کی بناء پر ۸ تا ۱۰ دسمبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب Privilege موشنز، مولانا کوثر نیازی صاحب! ایک گذارش میں کروں گا کہ وزیر خزانہ جناب ڈاکٹر محبوب الحق صاحب ایوان میں نہیں ہیں اگر آپ چاہیں تو ان کی واپسی تک یہ Privilege موشن ملتوی کر دیں۔ یہ آپ کی مرضی پر ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب اس کی جگہ پھر میری دوسری تحریک استحقاق لے لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تو اس کو جناب ملتوی کر دیں یا اب لے لیں؟

مولانا کوثر نیازی : میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اسے ایوان میں نہیں پڑھا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ٹھیک آپ نہیں ہوئی اس کی جگہ میں عرض کر رہا ہوں چونکہ آپ فرما رہے ہیں کہ وزیر صاحب نہیں ہیں تو میری چار تحاریک استحقاق ہیں ان میں سے کوئی دوسری تحریک استحقاق لے لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آج کے لئے میرے پاس تو ایک ہی آپ کی تحریک استحقاق ہے جو ڈاکٹر صاحب سے متعلق تھی۔

مولانا کوثر نیازی : آپ کا جو سیکرٹریٹ ہے اس کے پاس ہوں گی۔ ویسے میرے پاس دوسری تحریک استحقاق کی کاپی ہے میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ویسے فاضل ممبر رول سے بخوبی واقف ہیں کہ ایک ممبر کی ایک دن میں ایک ہی Privilege موشن آ سکتی ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ ابھی میری تحریک استحقاق تو آئی ہی نہیں۔

جناب احمد میاں سومرو : جب پڑھا ہی نہیں گیا۔ ہاؤس کے سامنے ہے ہی نہیں تو پھر اس کو آنا کیسے کہیں گے؟ اس لئے جناب آپ دفتر سے منگوا لیں۔

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! اس تحریک استحقاق میں جس اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے اس میں ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کی طرف سے بیان دیا گیا ہے

اگر معزز سینیٹر کے پاس اس اخبار کی کاپی یا نقل موجود ہو تو شاید میں اس سلسلے میں کچھ گذارش کر سکوں میں نے کوشش کی تھی کہ مجھے کہیں سے اخبار کا تراشہ مل جائے لیکن بدقسمتی سے مجھے کہیں نہیں مل سکا اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور وہ اخبار مجھے دکھا دیں تو اس موشن کے متعلق ہم آج ہی گذارشات پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ اسے پہلے ٹیک اپ کریں گے؟

جناب اقبال احمد خان : جی میں اس کو ٹیک اپ کر لیتا ہوں بشرطیکہ جناب والا مجھے اخبار مل جائے۔ میں نے ڈھونڈا ہے مجھے کہیں سے اخبار نہیں مل سکا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب میں نے اپنی تحریک استحقاق کے ساتھ اخبار کا تراشہ منسلک کر دیا تھا اب یہ سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ وزیر صاحب کو یہ فراہم کریں۔

(اخبار کا تراشہ جناب اقبال احمد صاحب کو دے دیا گیا)

جناب اقبال احمد خان : جناب والا گذارش یہ ہے کہ میں مولانا کی تحریک استحقاق دیکھ لیتا ہوں اور دوسرے معزز رکن کی بھی ایک تحریک استحقاق ہے اس دوران وہ اپنی تحریک استحقاق پیش کر لیں اور اس دوران میں پھر اپنی گذارشات پیش کروں گا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب میں کیا کروں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے تراشہ سیکرٹریٹ کو بھیج دیا تھا۔

جناب اقبال احمد خان : وہ مجھے مل گیا ہے۔ مولانا میں گذارش اور کر رہا ہوں۔ آج کے اس نظام کار میں ایک تحریک استحقاق مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف سے بھی ہے میری گذارش یہ ہے کہ اس دوران میں اُسے لے لیں۔ میں اس کو پڑھ کر گذارش کرتا ہوں۔

مولانا کوثر نیازی : سوال یہ ہے کہ میری Privilege موشن آپ جناب چیئرمین صاحب ٹیک اپ کر رہے ہیں اگر کر رہے ہیں تو فاضل وزیر

کو اس کا نوٹس کئی روز پیشتر مل چکا ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بہت کئی دن
پہلے بھیج دیا تھا۔ یہ میری ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس دوران تیاری کریں
اگر اس کا نمبر آ چکا ہے تو میں پڑھوں گا اور وہ اس کا جواب ارشاد فرمائیں
گے یا اس کے متعلق کہیں گے کہ ہمیں وقت دیا جائے ہم بعد میں اس کا جواب دیں
گے لیکن یہ طریقہ نہیں ہے کہ اس وقت پیش نہ ہو دوران اثنا دوسرا ہو
جائے۔ اس اثنا میں ہم پڑھ لیں گے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب اقبال احمد خان: مولانا صاحب پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور
مولانا اس منصب پر عرصہ دراز تک رہے ہیں کیبنٹ منسٹر کے طور پر اور انہیں اس
بات کا علم ہے کہ پریولیج موشن جب آتی ہے وہ dispose of ہونی ہوتی
ہے صرف ایک ممبر کی ایک Privilege موشن ایک دن میں ایک ہوتی ہے اس میں یہ
قطعی کوئی کلیہ قاعدہ نہیں ہے کہ ۲۰ نمبر پہلے پیش ہو گی یا ۱۹ بعد میں، اور
اسی ایوان کے اندر گذشتہ کارروائیوں کے دوران میں دیکھ لیں میں نے
اس ایوان کے قیمتی وقت کو بچانے کے لئے یہ گذارش کی تھی چونکہ آج دو
Privilege Motions ہیں ایک معزز سینیٹر جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کی طرف
سے ایک معزز سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف سے۔ تو میں نے یہ گذارش
کی تھی کہ مولانا سمیع الحق کی آپ لے لیں بعد میں مولانا کی پیش ہو جاتی
ہے۔ اگر یہاں کوئی قاعدہ نمبر دار کا ہے تو جناب چیئرمین! آپ جس طرح فیصلہ
کریں گے مجھے قبول ہے۔

مولانا کوثر نیازی: میں فاضل وزیر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ
اصل میں یہاں نمبر لگتے ہیں وہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں، اس
سیکرٹریٹ میں نمبر ڈالا جاتا ہے اور اس کے مطابق یہاں نمبر دار Privilege Motions
پیش ہوتے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرا Privilege موشن پہلے نمبر پر پیش ہو
رہا ہے تو وہ ساتھ ہی جواب دیں۔ یا کہیں کہ جواب کے لئے وقت دیا جائے
پھر میں کہہ دوں گا ٹھیک ہے کل اسے ٹیک اپ کریں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! آنریبل منسٹر جن کے متعلق یہ

ذاتی بیانات attribute کیا گیا ہے وہ ملک سے باہر ہیں اور ان کی تشریف آوری تک اس موشن کو pending کیا جائے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں ابھی یہ معلوم ہی نہیں درنیطی شاعر ہے یہ Privilege یعنی آیا یہ ٹیک آپ ہو رہا ہے تو پھر مجھے properly پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ پھر اس کا جواب فاضل وزیر صاحب ارشاد فرمائیں۔ یا آپ یہ کہیں کہ یہ آج ٹیک اپ نہیں ہو گا۔ تو میں نے کہا ہے کہ پھر میرا دوسرا Privilege موشن جو آئین کی خلاف ورزی کے بارے میں ہے اور کئی دن پہلے میں بھیج چکا ہوں۔ کہ سینیٹ جو ہے وہ صرف ۲۲ دن meet ہوئی ہے جب کہ ۹۰ دن meet کرنا اس کا از روئے آئین ضروری تھا اور اس حساب سے ۱۷ دن ۳۱ دسمبر تک بنتے ہیں یا وہ Privilege موشن جو ایک ہفتہ پہلے آپ کی خدمت میں بھیج چکا ہوں وہ ٹیک اپ کرا لیں۔ آپ سیکرٹریٹ سے منگوا لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا وہ میرے پاس نہیں ہے۔ میں یہ گذارش کروں گا۔ میرے پاس یہاں موجود نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: آپ کی ذات ہمارے لئے بہت قابل احترام ہے، سوال آپ کے سیکرٹریٹ کا ہے آپ کی ذات کا نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب میں فارغ ہو جاؤں تو پھر میں سیکرٹریٹ کو لکھتا ہوں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! اس طرح کر لیجئے کہ کوثر نیازی صاحب کو آپ اجازت دے دیجئے کہ وہ اپنی Privilege موشن پڑھ لیں۔ ان کے پڑھنے کے بعد ان کی طرف سے کوئی مہلت مانگ لے اور کہہ دے کہ ان کے آنے کے بعد اس کا جواب دیا جائے گا اور Privilege موشن ٹیک اپ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: درست ہے، جناب مولانا پڑھ لیں۔

PRIVILEGE MOTION *RE:* A STATEMENT GIVEN BY DR. MAHBUBUL HAQ REGARDING PASSAGE OF THE CONSTITUTION (EIGHTH AMENDMENT) BILL 1985 IN THE SENATE

جناب مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میرا Privilege موشن یہ ہے کہ "حکومت کے ایک سینئر وزیر جناب ڈاکٹر محبوب الحق نے اپنے ایک تازہ انٹرویو مطبوعہ ڈیلی سٹار، ۴ / نومبر ۱۹۸۵ میں کہا ہے کہ انہیں سینٹ سے آٹھواں ترمیمی بل پاس کرانے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی کیونکہ یہاں لوگ بھاری رقمیں خرچ کرنے کے بعد ممبر بنے تھے اور وہ اپنی ممبری کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس انٹرویو سے یہ تاثر اجاگر ہوتا ہے کہ سینٹ کے جملہ ارکان نے ممبری کے حصول کے لئے بھاری رقمیں خرچ کی ہیں اس لئے وہ قواعد کے تحت رکنیت کے لئے نااہل ہیں اور یہ کہ آٹھواں ترمیمی بل انہوں نے ڈر اور خوف کی فضاء میں منظور کیا ہے کیونکہ اگر وہ یہ بل منظور نہ کرتے تو اس طرح وہ ممبری سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ وزیر خزانہ کے اس بیان سے عوام میں سینٹ کی جو تصویر ابھرتی ہے وہ سخت افسوسناک ہے۔ ایوان کے اس استحقاق کو مجروح کرنے کی اس واضح کوشش پر میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان میں غور کیا جائے۔"

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! اس تحریک کے اندر جناب وزیر خزانہ صاحب کی ذاتی حیثیت میں ان کے کسی انٹرویو کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک وہ خود موجود نہ ہوں یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ انہوں نے ایسا بیان دیا بھی ہے یا نہیں۔ اس وقت وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں تو میری گزارش ہوگی، ان کی آمد تک اس کو ملتوی کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے، ملتوی کیا جائے، مولانا سمیع الحق صاحب!

PRIVILEGE MOTION *RE:* A STATEMENT GIVEN BY *EX*-PRESIDENT RICHARD NIXON AGAINST RENAISSANCE OF ISLAM

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل معاملہ کو جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے سارے ارکان اور سارے پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے زیر غور لایا جائے۔" امریکہ کے سابق صدر نکسن کے ایک مضمون بعنوان "سپر پاور سمرٹری" امریکہ کے اہم جریدہ "فارن آفیئرز" میں شائع ہوا ہے اور جو نوائے وقت راولپنڈی مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۸۵ نے اپنے ہفتہ وار انگلش سیکشن میں بھی شائع کیا ہے اس مضمون میں مسٹر رچرڈ نکسن نے روس کو مشورہ دیا ہے کہ اسلام کے نشاۃ ثانیہ کے خطرے سے دنیا کو بچانے کے لئے روس اور امریکہ کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ اس مضمون میں انہوں نے دنیائے اسلام کی تحریکوں اور عالم اسلام میں احیائے اسلام کی جارحیت کے خلاف دفاعی کوششوں کو دہشت گردی کا نام دیا ہے صدر نکسن کے مضمون کا ایک حصہ بطور نمونہ یہ ہے۔ مسٹر نکسن لکھتا ہے " ان مسائل کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کی بجائے سوویت یونین کو چاہیئے کہ یونائیٹڈ سٹیٹ اور دوسری مغربی اقوام کے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کرے روسیوں کو اسلام کی اساسی تحریکات کے ابھرنے سے خاص طور پر تشویش ہونی چاہیئے نہ صرف اس لئے کہ سوویت یونین کی ایک تہائی آبادی مسلمان ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اسلامی انقلاب تیسری دنیا کی اقوام میں سوویت انقلاب سے compete کرتا ہے۔"

جناب چیئرمین صاحب! اس مضمون میں اسلامی انقلاب اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کی کوششوں پر بے جا تشویش کا اظہار اور اس کے خلاف کمیونسٹ ملک کو متحد اور آمادہ کرنے کی صراحتاً ترغیب دی گئی ہے اور مسلمانوں کو ایک منظم منصوبہ بنانے کے واضح مشورے ہیں پاکستان جو عالم اسلام کا ایک اہم حصہ ہے اور اسلامی ملک ہے جو اسلام کے نشاۃ ثانیہ کے لئے کوشاں ہے اس ملک کے نظریاتی اساس کے خلاف یہ مضمون ایک سازش اور

کھلی جارحیت ہے اور اس ملک کے پارلیمنٹ کے ایک رکن اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس مضمون سے میرے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ کو زیر غور لایا جائے۔ "نوائے وقت" میں ان کا جو مضمون تھا وہ میں نے اس کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ جناب چیئرمین صاحب! ایک تو کسی چھوٹے سے معاملے میں یا ذاتیات میں کوئی استحقاق ہوتا ہے۔ جو مجروح ہو جاتا ہے یہ تو پورے عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کوششوں میں سرفہرست ہے۔ اور اس کی جدوجہد جاری ہے یہ ایک شخص کی رائے نہیں ہے کہ اس نے ایک فانی رائے دے دی بلکہ وہ ایک عظیم ذمہ دارانہ منصب پر رہا ہے اور آج بھی اس کے پاس کئی اہم ذمہ داریاں ہیں۔ چنانچہ صدر نہ ہوتے ہوئے بھی پچھلے دنوں ان کا دورہ یہاں ہوا، اور بڑے اہتمام سے ہوا، اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ۱۴۰۰ سو سال پہلے اطلاع دی ہے "الکفر ملت واحدہ" کہ کفر ملت واحد ہے لیکن اس طرح کھل کر ایک ذمہ دار شخص کا سامنے آ جانا جو ایک ملک کا سربراہ رہا ہے اور جو ہمارے ساتھ دوستی اور حلیف ہونے کا دعوے دار بھی ہے۔ اور وہ اپنے بدترین دشمن کو للکارتا ہے کہ تم اسلام سے اصل خطرہ محسوس کرو۔ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ آپ کے لئے خطرناک چیز ہے اور کمیونسٹ انقلاب کے لئے ہم مغربی اقوام خطرہ نہیں ہیں، بلکہ اصل خطرہ اسلامی ممالک ہیں اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی راہ میں یہی دو طاقتیں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ ہمیں حق ہے کہ ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کریں جس طرح کمیونسٹ، کمیونزم کو پھیلانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور جارحیت بھی کر رہے ہیں اور سامراجیت سے کام لے رہے ہیں۔ یہی حال مغربی اقوام کا ہے۔ یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے جس کا پوری پارلیمنٹ کو اور ایوان بالا کو نوٹس لینا چاہیئے۔ اور اس کے بارے میں سوچنا چاہیئے اور اس سے پوچھنا چاہیئے کہ بھئی آپ کے کیا عزائم ہیں؟ آپ کھل کر کیوں

نہیں کہتے کہ ہم اسلام کے دشمن ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس معاملے
پر سنجیدگی سے نوٹس لیں اور ان سے وضاحت طلب کریں یا جو بھی صورت ہو۔

Mir. Zafarullah Khan Jamali : Mr. Chairman, Sir, first of all, I would like to emphasise just one or two things before I go on to the major part of my reply to this Privilege Motion. Sir, I must clarify that the former President of USA, Richard Nixon has given the statement in his personal capacity. He is a free citizen of his country. He is not a citizen of Pakistan and there are so many other People who at times have been giving certain statements through which I see how and in what manner that the privilege of the Parliament of Pakistan has been involved in it.

Sir, there is one point which I would like to say only on the technical side and keeping these things in view, Sir, I don't think that it forms a part *prima facie* of a Privilege Motion. concerning President Nixon's welcome here in Pakistan, may I remind that things change by the tide of time. There was time and Pakistan was not favoured and looked upon as a good ally, and I think, if we just go down about 30 years back in the U.S.'s history and Pakistan's history, Mr. Nixon had a very important role to play as far as the betterment of Pakistan is concerned but here to decide the point of privilege motion is concerned. And Sir, I come back to this point, as far as the Islamic nature, Islamic culture is concerned, Sir, it is nothing new. The different forces at different times have been battering against Islam and Islamic structure. Islamic teachings have taught us patience, telerance and we have been facing it and going on with it. As far as Mr. Nixon's statement is concerned, it is not only for the Islamic State of Pakistan. For I think, there are a number of other Islamic countries which might have taken notice and I assure the honourable Member that as far as the Islamization is concerned in the country, as far as Islamic structure is concerned in the country, whosoever he may be to whichever cadre he might be belonging, to whichever country he might be belonging, there is going to be no compromise as far as the Islamic structure, Islamic teachings, Islamic society of Pakistan is concerned. With these few remarks Sir, I would request the honourable Senator and assure him once again that Pakistan, under no circumstances, is going to compromise with any one on these issues. Pakistan is an independent State. We have a way of life. The teachings of Islam is a guidance for us

[Mir Zafarullah Khan Jamali]

and we will definitely, the Government on its part, would look into this and try to convince and try to bring to the notice of all the people concerned. Because we treat a friend as a friend but we are aware, we never want to be stabbed in the back. With this request, I would request the honourable Senator not to press his motion. Thank you, Sir.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! admissibility کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ اگرچہ فاضل وزیر نے ایڈمسیبلٹی سے ہٹ کر اس تحریک کے سلسلے میں باقاعدہ ایک بیان ارشاد فرمایا جو رولز کے مطابق نہ تھا میں ایڈمسیبلٹی کے مسئلے پر یہ گزارش کروں گا کہ مولانا سمیع الحق صاحب نے تحریک استحقاق اس لئے پیش کی ہے کہ سابق صدر نکسن کی شخصیت کی اس آرٹیکل سے جو حقیقی تصویر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں سخت معاندانہ جذبات رکھتے ہیں یہی جذبات اگر روس کے کسی لیڈر کی طرف سے آئے ہوتے تو پورے ملک میں مختلف طاقتوں نے طوفان اٹھا دیا ہوتا لیکن ایک امریکی رہنما کی طرف سے اس طرح کا ایک اہم آرٹیکل چھپنے پر اب تک کوئی واضح ردعمل سامنے نہیں آیا یہ کیوں نہیں آیا یہ ایک الگ موضوع بحث ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ایک ایسے .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں یہ گزارش کروں گا کہ مولانا صاحب کا حق تھا ......

مولانا کوثر نیازی : ایڈمسیبلٹی جب زیر بحث ہو تو ہر ممبر اس بحث میں حصہ لے سکتا ہے کہ یہ آیا ایڈمسیبل ہے یا نہیں۔ اور مولانا صاحب......

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایڈمسیبلٹی کے متعلق رولز سے آپ زیادہ واقف ہیں۔ اور اسی فاضل ممبر کا حق ہوا کرتا ہے جو .....

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! آپ رولنگ ارشاد فرمادیں کہ ایڈمسیبلٹی پر صرف محرک جو ہے وہی بول سکتا ہے تو کیا آپ رولنگ دے رہے ہیں ؟ -

جناب احمد میاں سومرو : مہربانی کرکے آپ رولنگ نہ دیں
اس طرح آپ ہاؤس کا حق لے جائیں گے۔ اس پہ آپ رولنگ نہیں
دیں گے کہ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ تو یہ مناسب نہیں، یہ تو ہر ایک کا حق ہے۔

مولانا سمیع الحق : یہی چلا آرہا ہے کہ تمام ممبران جو بھی اپنی رائے
اس کی مقبولیت یا غیر مقبولیت میں دینا چاہیں دیتے رہتے ہیں۔
تحریک التواء میں بھی ہوتا ہے تحریک استحقاق میں بھی ہوتا ہے۔
اگر یہ راستہ بند ہو گیا تو پھر بہت مشکل پیدا ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایڈمسبلی پروسیس تو سوائے محرک
کے اور کوئی نہیں بول سکتا ہے۔ لیکن مولانا کی شخصیت اور
چونکہ وہ خود رولز سے بڑے واقف ہیں اور بڑی سختی کے
ساتھ اس کی پیروی کرتے ہیں تو ان کا ادب مانع ہے جیسے ہاؤس
چاہے لیکن رولز پہ ہیں Clear ہوں کہ سوائے اس فاضل
ممبر کے ------

پروفیسر خورشید احمد : نہیں یہ بات نہیں ہے آپ بتائیں
کہ کہاں ہے؟

Mr. Javed Jabbar : If the rules are very clear, then I don't think there is any scope for further discussion. Then you cannot...

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman : If they want to discuss I have no objection.

مولانا اگر کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ ہاں آپ فرمائیں
there is consensus of the House اس فاضل ہاؤس کی اپنی اگر یہی
رائے ہے۔

مولانا کوثر نیازی : رولز کے تحت میں مجاز ہوں کہ میں
ایڈمسبلی پر گزارشات کروں۔ آپ کی یہی رولنگ ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ بول لیں ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ان خیالات سے مسٹر نکسن کی جو حقیقی تصویر ابھر کر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک سخت معاند اور دشمن اسلام شخصیت ہیں ۔ ایسی شخصیت کے لئے پاکستان میں ان کے استقبال کا جو اہتمام کیا گیا وہ تمام روایات سے ہٹ کر تھا ایک سابق صدر کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کا بہ نفس نفیس ہوائی اڈے پر Receive کرنے کے لئے جانا ، یہ پروٹوکول کے مطابق بھی نہ تھا لیکن اگر وہ بہت زیادہ اسلام دوست ہوتے تو بہت زیادہ ان کے خیالات ایسے ہوتے جن سے ملت پاکستان کو ان کا Regard ہوتا تب بھی یہ بات سمجھ میں آنے کے قابل تھی کہ اس پہلو سے ان کا استقبال اس سطح پر ہونا ضروری تھا ۔ اندرون ملک میں جس طرح ان کی پذیرائی کی گئی محفلیں حکومت نے منعقد کیں ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے عمائدین حکومت ان کو کیا درجہ اور مقام دے رہے ہیں جو پروٹوکول سے بھی بڑھ کر ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ Privilege پہ بولیں ۔

مولانا کوثر نیازی : آپ شاہد ہیں کہ میں کبھی غیر قانونی نہیں بولتا ۔ میں اس مقصد پہ آ رہا ہوں میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارا ملک اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا ۔ اور آئین کی رو سے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسلامی خیالات ، تصورات ، نظریات کی پاسبانی اور پاسداری کریں اور جو افراد اور جو طاقتیں اسلام کی مخالف ہیں وہ ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو " اشداء علی الکفار " کا مصداق بنیں حکم قرآنی کے مطابق لیکن ہمارے

آئین کی پاسبان حکومت نے اس مسئلے پہ نہیں کہ ایک ایسے فرد کے لئے پذیرائی کا اہتمام کیا جو فرد اسلام کے بارے میں ایسے معاندانہ نظریات رکھتا ہے واضح طور پر یہ آئین کی روح کے منافی پذیرائی تھی۔ اور اس لئے ان واقعات سے جو مسٹر نکسن کی آمد پر ملک میں ہوئے ان سے آئین کی روح کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور مولانا نے اپنی تحریک میں اسی استحقاق کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اس سے ایوان کا اور آئین کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

ایک معزز رکن : پوائنٹ آف آرڈر سر! یہ تحریک استحقاق ان کے reception پر ہے یا ان کے بیان پر ہے ؟

مولانا کوثر نیازی : جو فاضل سینیٹر صاحب کے ارشادات ہوں وہ ارشاد فرمادیں۔ ہم نے یہ عرض کیا ہے کہ مسٹر نکسن کے یہ خیالات ان کے استقبال اور پذیرائی سے متعلق ہیں۔ اس لئے یہ تحریک اس ایوان میں پیش کی جاسکتی ہے۔

قاضی حسین احمد : جناب والا! جس طرح سے مجھ سے پہلے دو مقررین نے ان نکات کی وضاحت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک پر اس لئے بات ہونی چاہیئے اور ایوان کا استحقاق اس لئے مجروح ہوا ہے کہ ملک میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ شاید روس اور امریکہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل ہیں اور شاید روس کے مقابلے میں امریکہ ہمارا دوست بن سکتا ہے یا امریکہ کے مقابلے میں روس ہمارا دوست بن سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ دونوں طاقتیں عالم اسلام اور اسلام کے نظریہ حیات کی مخالف ہیں۔ اور اس وجہ سے ان دونوں بڑی طاقتوں کے گٹھ جوڑ کے نتیجے میں اور ان کے مذاکرات کے نتیجے میں اس بات کا خطرہ اور خدشہ ہے کہ ہم جس خطہ میں رہتے ہیں اور اس پورے خطے کے بارے میں ان دونوں کے درمیان کوئی سازش ہو جائے

[Qazi Hussain Ahmed]

جس کے نتیجے میں اس خطے کو نقصان پہنچے ہم اس ایوان کے ممبران کی حیثیت سے اس سلسلے سے متعلق ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ایوان کے استحقاق کے مجروح ہونے کے وسیلے سے یہ بات لوگوں تک پہنچ جائے کہ ان دونوں کے درمیان کسی قسم کی کوئی جنگ نہیں ہے۔ نہ افغانستان کی جنگ روس امریکہ کی جنگ ہے۔ نہ عالم اسلام کے کسی اور خطے میں — ان کے مفادات مشترک ہیں اور ہمارے خلاف یہ دونوں مل کر سازشیں کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پریذیڈنٹ نکسن کے استقبال کی بات کرنا اس لئے متعلقہ ہے کہ ایک ایسے آدمی کو جس کی یہ رائے اور خیالات ہیں ہیڈ آف دی سٹیٹ کی طرح یہاں ریسیو کیا اور یہاں اس کا استقبال کیا۔ میرے خیال میں ..... یہ تحریک استحقاق جو یہاں پیش ہوئی ہے یہ اس قابل ہے کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے اور اس کی بنیاد پر جو کچھ بھی ہم سے، آپ سے، یا ایوان سے ہو سکتا ہے ٹھیک ہے وہ کسی دوسرے ملک کا شہری ہے لیکن ہم نے اس کا استقبال کیا ہم اس کو یہاں لائے۔ ہماری طرف سے کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہیئے کہ ہم اس پر اس کی باز پرس کر سکیں اور اس پر ان کو مجبور کر سکیں کہ وہ اس طرح کے رویے سے باز رہیں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں کچھ عرض کر سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: حضرت بات یہ ہے کہ تحریک استحقاق پر قانون اور قاعدے کے لحاظ سے تقاریر کافی ہو چکی ہیں۔

قاضی عبداللطیف: میں ایک منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: فرمائیے؟

قاضی عبداللطیف: گزارش یہ ہے کہ آئین میں سرفہرست یہ بات آئی ہوئی ہے کہ پاکستان کا مذہب اسلام ہوگا۔ مملکت کا مذہب اسلام ہے۔ اور ایک ایسی شخصیت کہ جو بین الاقوامی شہرت رکھتی ہے اور جسے ہم اپنا معزز دوست سمجھنے لگے ہیں اس نے ہمارے نظریات کے خلاف

اتنا کھلم کھلا معاندانہ اظہار کیا ہے۔ اس بنیاد پر کہ چونکہ یہ آئین ساز ادارہ اس آئین اور اس دستور کا تحفظ کرنے والا ہے اس بنیاد پر اس ایوان کا حق مجروح ہوا ہے اور یقینی بات ہے کہ اس پر ہمیں اظہار خیال اور بحث کرنے کا موقع دیا جائے۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ میرے فاضل دوستوں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے ملک کے ایک شخص کا بیان ہے تو میری عرض یہ ہے کہ پارلیمنٹ جو ہے وہ صرف اندرونی سازشوں اور خطرات پر نہیں سوچتی بلکہ اگر کوئی بیرون ملک بھی کوئی سازش ہو رہی ہے اور علی الاعلان کھلی جارحیت کے مشورے دئے جاتے ہیں تو اس کا فرض یہ ہے کہ ملک کے دفاع اور سلامتی کے لئے اس کا نوٹس لے۔ اس وقت خاص طور سے اس خطہ میں صورت حال یہ ہے کہ یہاں ایک طرف تو روس علی الاعلان افغانستان کو ہڑپ کر چکا ہے اور ہزاروں شہریوں کو تہ تیغ کر رہا ہے اور لاکھوں مہاجرین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور امریکہ...... مجاہدین و مہاجرین سے محبت کے دعوے کر رہا ہے۔ دوسری طرف ان کو کہہ رہا ہے کہ ان کو کچل دو۔ بروقت سختی سے ان کو ختم کر دو یہ صورت حال اس ملک کے لئے ہے کہ امریکہ کے ساتھ جس ملک کے معاہدے بھی ہیں اور وہ اس ملک کا اتحادی بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ امریکہ دوغلی پالیسی چلا رہا ہے۔ اس کی ساری ہمدردیاں مہاجرین و مجاہدین کے ساتھ نہیں ہیں۔ وہ بظاہر مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے لیکن اندر سے وہ بندر بانٹ کر چکا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب وہ روس کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ ان کو کچل دو تو وہ اس ملک کو لبنان بنانا چاہتا ہے۔ روس کو وہ کہتا ہے کہ مجاہدین کی نشاۃ ثانیہ کو کچل دو۔ مجاہدین کی ساری جدوجہد اسلام کی بقا اور نشاۃ ثانیہ

[Maulana Sami-ul-Haq]

کیے ہوئے ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ آؤ مل کر ہم ان کو ختم کریں۔ گویا یہ جنگ اسی زمین پر لڑی جائے گی۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے اور ہمیں قدرت کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اس شخص کی حقیقت اس نے ظاہر کردی۔ اور اگر ہم بروقت اس کا نوٹس نہ لیں تو میرے خیال میں اس سے پوری ملت مسلمہ کا استحقاق مجروح ہوگا۔ ہم ملت مسلمہ کا ایک جزو ہیں۔ ہم ایک اکائی ہیں۔ جب ہر فرد نوٹس لے تو خطرے کا انسداد ہوگا۔ اگر ہم فنی ضابطوں کی وجہ سے اس اہم ترین بات کو چھوڑ دیں تو وہ کہیں گے کہ سارے مسلمان تو بے حس ہو چکے ہیں اور وہ جاگتے ہی نہیں ان کو جلدی ختم کر دو۔

Mr. Javed Jabbar : I think, Sir, there is a need to clarify Mr. Chairman, what is the exact point at which privilege has been breached. This is not becoming very clear as the debate proceeds. Because the Privilege Motion was moved on certain words written by a former President of the United States of America. Now, as a legally elected body of Pakistan, we cannot take formal note of what a private individual writes in his private capacity. As to the fact that we gave him a reception be fitting the Head of State of any country, this is our mistake. It reflects a very poor standard of judgement on our part. Therefore, the question of privilege will have to be raised specifically on the reception given to a particular individual and, therefore, I submit, while I endorse the over all sentiments of the gentleman, my colleague, I submit that there is a flaw which prevents the consideration of the breach of privilege in a proper manner.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک استحقاق میں، جیسا کہ معزز سینیٹر جاوید جبار صاحب نے فرمایا ہے، نشاندہی کریں کہ اصل چیز ہمارے سامنے کیا ہے اگر ہم اپنی ساری تاریخ کھنگال لیں اور پچھلے واقعات کی طرف چلے جائیں تو پھر بات طویل ہو جائے گی۔ میں آپ تمام حضرات اور محترم مولانا کا احترام کرتا ہوں اور اس پر یقین رکھتا ہوں کہ جو بھی ایوان کی رائے ہوگی اس کی پابندی کی جائے گی۔ اور یہ ایوان با اختیار ادارہ ہے اور خدا کے فضل و کرم

سے یہ ایوان اتنا بڑا ذمہ دار ادارہ ہے اس کو چلانے کے لئے اگر قواعد و ضوابط کی پابندی کریں گے تو یہ صحیح طور پر چل سکے گا۔ اب ہم قانون سے باہر جا کر یہ بحث کر رہے ہیں۔ جہاں تک ان کے خیالات اور احساسات کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر آدمی اس سے متاثر ہوا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ایوان کا جو استحقاق مجروح ہوا ہے وہ ایک پرائیویٹ شخص کا بیان ہے جو ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ تو آپ اسے پریس تو نہیں کریں گے؟

مولانا سمیع الحق : میں نے بالکل ایک واضح نکتہ پیش کیا ہے۔ اب جب اس پر بحث ہوتی ہے تو پس منظر میں لانا جانا پڑتا ہے۔ اس شخصیت کا جس کا استقبال کیا گیا۔ اس کے معائدے کیسے تھے اس کی عادات اور رویہ ہمارے ساتھ کیسا رہا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ تو آپ فرما چکے ہیں یہ ساری چیزیں تو آ گئیں تو اب آپ اسے پریس نہیں کرنا چاہتے؟

مولانا سمیع الحق : میں بالکل اس کو پریس کرتا ہوں۔ یہ پورے عالم اسلام کے لئے خطرے کا مسئلہ ہے۔ ایوان اس پر کسی طرح سوچ لے کوئی طریقہ کار اس کے لئے نکال لے، اس پر بحث کی جائے اور آگے حکومت کا کام ہے کہ اس سے احتجاج یا وضاحت طلب کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب میں مودبانہ یہ گزارش کروں گا اس تحریک استحقاق کو میں خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ اب ہاؤس کے سامنے تحاریک التواء ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تحریک التواء نمبر ۲۰۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل!

قاضی عبداللطیف : جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر، میری ایک تحریک التواء ہے، اس کا میرے پاس نوٹس نہیں پہنچا وہ میں نے کل دفتر میں جمع کرائی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ابھی یہ پرانا سلسلہ چل رہا ہے ، اپنی باری پر وہ بھی آجائے گی ۔

ADJ. MOTION *RE:* AN INCIDENT OF HIGH-HANDEDNESS OF POLICE WITH THE WIFE AND DAUGHTER OF A CITIZEN IN CHANIOT

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲۰/ستمبر ۱۹۸۵ کو روزنامہ "مشرق"، کوئٹہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ چینوٹ کے ایک شخص بہادر کی درخواست پر ایس پی جھنگ نے رپورٹ طلب کر لی ہے ۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ چند پولیس حکام نے سرعام اس کی بیوی، بہو اور بیٹی کو برہنہ کیا انہیں رقص کرنے پر مجبور کیا اور انہیں اور اس کے بیٹے کو زدوکوب کیا گیا ۔ درخواست گزار کے وکیل نے بتایا کہ ۶/ستمبر کو دوپہر کے وقت ہیڈ کانسٹیبل محمد نواز دوسرے دو پولیس والوں ، شبیر عباس اور اسرار حسین کے ہمراہ ایک کار میں کھیت میں آئے جہاں درخواست گزار کا لڑکا امیر اپنے کھیتوں میں پانی دے رہا تھا پولیس والوں نے اس سے کہا کہ وہ ان کی کار کے گزرنے کے لئے راستہ بنائے پولیس کا حکم ماننے سے انکار پر انہوں نے اسے اس حد تک مارا پیٹا کہ وہ بے ہوش ہو گیا دوسروں کی مداخلت پر پولیس نے چھوڑ دیا ۔ درخواست گزار اپنی بیوی بہو اور بیٹی کے ہمراہ امیر کو علاج معالجہ کے لئے لے جا رہا تھا کہ پولیس افسر ، ایس آئی ہیبت خان ، ہیڈ کانسٹیبل محمد نواز کانسٹیبل شبیر عباس ، کانسٹیبل اسرار حسین ، کانسٹیبل غلام عباس کانسٹیبل محمد صدیق ، کانسٹیبل اللہ رکھا اور کانسٹیبل نذیر احمد دو ویگنوں میں بیٹھ کر آئے اور انہوں نے زخمی امیر کو لے جانے کی کوشش کی درخواست گزار کی مزاحمت پر پولیس والوں نے مردوں اور عورتوں کو پکڑ لیا ان کے کپڑے اتار کر برہنہ حالت میں انہیں رقص کرنے پر مجبور کیا اور ان کے جوتے سر پر باندھ دئے پھر پولیس انہیں تھانے لے گئی اور لاک اپ میں بند کر دیا انہیں اس وعدے پر چھوڑ دیا کہ درخواست گزار پولیس

کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ اس اقدام سے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہوا ہے اور عزت و جان اور آبرو بُری طرح پامال ہوئے ہے۔ ایوان اس مسئلہ پر غور فرمائے۔

جناب والا! پولیس کا محکمہ بلاشک و شبہ ایک مقدس پیشہ سے منسلک ہے اور اس کی بنیاد خلفائے راشدین کے زمانے میں رکھی گئی تھی۔ لیکن ہوا کیا، انہوں نے اس پاکستان کی سرزمین پر رہنے والے عوام الناس کی جان و مال اور آبرو سے کھیلنا شروع کر دیا۔ یہ کھلی چھٹی اس لئے دی گئی ہے کہ ہمارے پولیس کے محکمہ میں خصوصی تربیت نہیں دی جاتی اور نہ ہی ذہنی تربیت دی جاتی ہے۔ جب پولیس میں ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں تو اس کے لئے کچھ شرائط رکھی جائیں کچھ قواعد وضوابط مقرر کئے جائیں۔ اس طرح سے پولیس اور اصلاح معاشرہ کے لئے اچھے اور مناسب اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پولیس کی صحیح تربیت اسلامی ڈھانچے میں ہو۔

میں ایک اور حوالے سے پولیس کے محکمہ کی کارکردگی کا ذکر کرتا ہوں کہ پولیس نے چوری کی تفتیش کے نام پر بے گناہ افراد کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور تاجروں کی ہڑتال کی دھمکی پر انہیں پولیس سے نجات ملی۔ یہ واقعہ مردان کے پولیس تھانہ بی ڈویژن میں پیش آیا۔ اس واقعہ کو تین ہفتے بیت چکے ہیں۔ مردان میں بازار خواجہ گنج ہونی کے ایک ممتاز تاجر حاجی محمد عبداللہ کی کراکری کی دوکان سے ۹۰ ہزار روپے کا سامان چوری ہوا۔ چوری کے اس الزام میں پولیس نے ایک بیگناہ شہری کو پکڑا جس کا نام حافظ عبدالعلیم ہے۔ تشدد کے دوران اس کی داڑھی نوچی گئی اور اس کا پاؤں داغا گیا، ثبوت کے طور پر اس کی تصویر میرے پاس ہے اور اس سے متعلقہ تمام چیزیں میرے پاس ہیں۔

[Mr. Abdur Rehman Mir Dad Khel]

میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ہمارے پولیس حکام اس طرح کے کام کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس عوامی دور کو نہ دہرایا جائے۔ اس کو اب یاد نہ کرایا جائے میں عرض کرتا ہوں کہ دلائی کیمپ اب یہاں لایا جا رہا ہے۔ ہم نے اس دلائی کیمپ کو رخصت کیا اور اس کے لئے نوافل پڑھے۔ ہم نے ۱۰ر جولائی یا ۷ر جولائی کو اسے کک آؤٹ کیا لیکن اب پھر ویسے ہی حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم کس طرح سے عوام کی خدمت کریں؟ اس دور کے تشدد کے واقعات کو ٹی وی اور اخبارات میں مزے لے لے کر بیان کیا جاتا تھا کہ ہم نے ایسے ایسے لوگوں کو سزائیں دی ہیں۔ لیکن اب کیا ہو رہا ہے

جناب والا! میں یہ چاہتا ہوں کہ اب وہ حالات دوبارہ دہرائے نہ جائیں اور میری اس تحریک پر مکمل غور کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوئی صاحب اسے اپوز کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! صرف گزارش یہ ہے کہ اگر یہ طویل داستان حقیقت پر مبنی ہوتی تو ایک نہایت دلخراش واقعہ تھا اور میرے خیال میں تمام قوم کے لئے باعث ندامت اور شرمندگی کا باعث تھا۔ لیکن جناب اس سے قبل بھی تحریک التواء اسی موضوع پر مبنی نیشنل اسمبلی میں پیش ہوئی۔ ہم نے اس واقعہ کی پوری تحقیقات کی۔ میں ان تحقیقات کی روشنی میں آنریبل ممبر اور اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ جو واقعہ اخبارات میں بیان کیا گیا ہے اس میں قطعاً کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس واقعہ کی انکوائری ایک مجسٹریٹ نے بھی کی ہے اس نے یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ پولیس چند آدمیوں کو گرفتار کرنے کے لئے موقع پر گئی تھی جس کے جواب میں پولیس پر الٹا یہ ایک مقدمہ بنایا گیا۔ ایک ایم این اے، مولانا رحمت اللہ صاحب، وہ بھی وہاں تشریف لے گئے، اسی علاقے کے وہ ایم این اے ہیں اور انہوں نے بھی ہمیں یہی رپورٹ بھیجی ہے کہ " میں اس علاقے کا ایم این اے

ہوں، یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس تھانہ میں کسی قسم کی عورتوں کا یا مردوں کا برہنہ رقص یا بدکرداری ہوئی ہے اور نہ ہی ایسا کرنے کی کوشش کی گئی۔ میرے خیال میں پولیس کے خلاف بے بنیاد، من گھڑت کہانی بنائی گئی ہے، یہ جناب ایم این اے صاحب کی رپورٹ ہے۔ لیکن جناب والا! باوجود اس بات کے یہ معاملہ Sub-Judice ہے۔ اس واقعہ کے برخلاف عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن بھی دائر کی گئی ہے۔ مجسٹریٹ کی رپورٹ یہی ہے کہ یہ اخبار کی خبر قطعاً غلط ہے۔ ایم این اے صاحب کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ کہ واقعی ایسی یہاں کوئی بات نہیں ہوئی ہے اور لوگوں نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ واقعی ایسی بات نہیں ہوئی۔ لہذا ان دفعاتوں کی بنا پر میں معزز اراکین ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس قسم کا واقعہ ہوتا تو میں خود اس کا اتنا سختی سے نوٹس لیتا جتنا کہ اس ہاؤس کی خواہشات ہیں اور اب تو چونکہ ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن پڑی ہوئی ہے لہذا اس کا بھی انتظار کر لینے ہیں اور اس کی بنا پر میں درخواست کروں گا کہ معزز رکن اس کو پریس نہ کریں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب یہ تو پی پی آئی کی خبر ہے اور مشرق کا جو اخبار ہے وہ بھی نیم حکومتی اخبار ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں یہ گذارش کروں گا کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے فاضل وزیر نے اور ہمارے ایک ایم این اے صاحب نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسے پریس نہیں کریں گے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! میں ایک مزید گزارش کروں گا مجھے جو افسوس ہے وہ اس بات پر حکومت پنجاب پر اور پنجاب کی پولیس پر ہے کہ اس قسم کا واقعہ ایک اخبار میں اس طرح مشتہر ہوتا ہے اور وہ خواب خرگوش میں اور خواب غفلت میں پڑے

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

رہتے ہیں اور ان کو یہ خیال ہی نہیں آتا کہ اس چیز کی تردید کریں ۔ اگر وہ اس چیز کی تردید کر دیتے تو آج یہ نوبت نہ آتی ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of order, Sir, I do not think Sir, it befits a Minister for Federal Government to lay any accusation against a Provincial Government. It is a country having Federal Government, and Provincial autonomous Government, I mean, they are independent Federal Units, Punjab is a Federal Unit, we should not say anyting against Punjab Unit. It is their choice. Actually, this Motion is out of order for this reason. Sir, an Adjournment Motion shall not contain in it, I am reading Rule 71 (f) : "It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government"and Government has been defined in the definition as the Federal Government, this Motion is, therefore, out of order.

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب چیئرمین ! میری گزارش یہ ہے کہ جناب وزیر داخلہ صاحب نے ایک نہایت عظیم الشان اور مستحسن مثال ہمارے سامنے پیش کی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ ایسی کھلی دھاندلیوں میں اور بدعنوانیوں میں اور کسی بھی قسم کی غفلت میں صوبائی حکومتوں کے خلاف نوٹس لیں ۔ شیخ صاحب کے اس نکتے سے اتفاق نہیں ہے کہ وہ کسی صوبائی مسئلے میں کوئی بات نہیں کر سکتے ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! اس بحث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ اخباری بیان ہے ، جب سے ہم نے یہاں حلف اٹھایا ہے ، جو تراشے پیش کئے جاتے ہیں بعض حالات میں یہ سب اخباری بیان بالکل غلط ہوتے ہیں ۔ کیا حکومت اس کا تدارک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ ایسے غلط بیانات اخبارات میں نہ آیا کریں تاکہ نہ ہمارا استحقاق مجروح ہو اور نہ قوم کی پریشانی کا باعث ہو ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ جناب میرداد خیل صاحب کیا آپ کی تسلی اس بیان کے بعد ہو گئی ہے ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب میں عرض کروں گا کہ اس کا

ایک دوسرا حصہ ہے جب یہ صرف تراشا نہیں ہے بلکہ حقیقت کی صحیح تصویر ہے جو کہ مردان سے متعلق ہے وہ اسی کے ضمن میں آتا ہے ایک واقعہ یہ بھی ہے اور ایک واقعہ مردان کا بھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں اس تحریک التواء کو رولڈ آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب مردان کے متعلق تو مجھے نوٹس چاہیئے۔ باقی رہا سوال تو ایک نکتہ اس ہاؤس کے سامنے واضح ہونا چاہیئے کہ

The Honourable Member who took up the cudgel for the Punjab Government.

ہم سب ایک ہیں لیکن ان کو یہ احساس کرنا چاہیئے کہ امن و امان کا مسئلہ ایک صوبائی مسئلہ ہے۔

Law and order is a Provincial subject but the Central Government can not be debarred from questioning the position of law and order prevailing in the Provinces. Because we are equally responsible in the Centre for the maintenance of law and order through out the country.

Mr. Hasan A. Shaikh : Not Sir, only security of Pakistan, Sir, not law and order. There is a lot of distinction between the law and order and the security of Pakistan.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Mr. Chairman Sir, I think the Minister for Interior is quite right Sir. Because Sir, overall position is that an integrity and security and solidarity of the country is the responsibility of the Federal Government, may be that law and order is a provincial subject but it does not mean that the Central Government has to keep its closed, repeatedly this House itself has been moving the Federal Government in cases which are brought to their notice as is also the present one.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب ہم دوسرا ایڈجرنمنٹ موشن لیتے ہیں۔ مولانا کوثر نیازی صاحب!

ADJ. MOTION *RE:* AN ARTICLE PUBLISHED IN 'HERALD' CONTAINING AN INTERVIEW OF I.G. POLICE SIND

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میری تحریک التواء کا متن یہ ہے۔ کہ انگریزی جریدہ ہیرلڈ نے اپنی ستمبر ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں

The short harm of the law. کے زیر عنوان کراچی میں صوبہ سرحد سے ہیروئن کی درآمد پر ایک طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں آئی جی سندھ کا انٹرویو بھی شامل ہے اس انٹرویو میں آئی جی صاحب نے سہراب گوٹھ کے بدنام زمانہ منشیات کے اڈے کو ختم کرنے کے سلسلے میں اپنی معذوری ظاہر کی ہے۔ اس اڈے کے بارے میں مضمون نگار نے مختلف سماجی کارکنوں کی شہادتوں کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ یہاں ہیروئن این ایل سی کے ٹرکوں میں سربمہر کرکے مچھی گوٹھ میں سپلائی کی جاتی ہے یہ صورت حال سخت تشویشناک ہے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔" جناب والا! آپ چیئرمین صاحب کی رولنگ کے مطابق پہلے اسے ایڈمٹ کرائیں گے یا پہلے ہی میں اپنی گزارشات پیش کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ فرمائیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! یہ مضمون جس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے یہ ستمبر کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ ستمبر کی اشاعت کے بعد سے اب تک تین اشاعتیں اس رسالے کی چھپ چکی ہیں اکتوبر، نومبر، دسمبر اور اس مضمون میں واضح طور پر یہ الزام حکومت پر عائد کیا گیا ہے کہ این ایل سی کے ٹرکوں میں ہیروئن وہاں درآمد کی جاتی ہے اور یہ صوبہ سرحد سے آتی ہیں۔ منشیات اس ملک کا کتنا اہم مسئلہ ہے۔ اور کس طرح نوجوان نسل اس کے ہاتھوں برباد ہو رہی ہے یہ محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ مسئلہ حکومت کی توجہ کے قابل ہے کہ اگر چوکیدار چور بن جائیں اور باڑ کھیت کو کھانے لگے تو پھر کس سے گلہ کیا جائے گا کس سے شکوہ کیا جائے گا اگر یہ بات غلط ہوتی کہ جیسا کہ جناب وزیراعظم نے پہلے ایک موقع پر ارشاد فرمایا، حکومت خواب خرگوش میں رہتی تین ماہ گزر جانے کے باوجود

اس الزام کی تردید نہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے پاس صفائی کے لئے
کوئی جواب نہ تھا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التواء بہت مناسب
بھی ہے اور بہت اہم بھی اور میں گزارش کروں گا کہ اس پر غور کیا جائے۔

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi : Mr. Chairman, I like to oppose the Adjournment Motion on the plea that a similar sort of attempt at sensational Journalism was made in the Magazine of Karachi of its issue of 9th to 15th May, 1985, in which they alleged that smuggling of heroin was taking place in the sealed trucks of the National Logistic Cell. The Government took notice of the situation, carried out investigations and after satisfying herself that this was a false allegation a notice was served on the Magazine and the Magazine in back tendered an apology to the Government to the effect that this was a wrong piece of news published in their Magazine. Similarly when this news item appeared in the papers, National Logistic Cell contacted the Magazine with the same situation and asked them as to why should not they be taken to court for making a false allegation against a Government department. We are awaiting the response from the Herald Magazine. The fact of the matter is Sir, that the National Logistic Cell Trucks when they go to up country, to Karachi are not sealed because in most of the instances they do not carry any cargo. Additionally at three different places on the route, they are checked by the Inspectors of National Logistic Cell who are aware of the fact that some of the drivers might be indulging in this particular practice and, therefore, strict vigilence is kept on their moves. The National Logistic Cell has asked the Pakistan Army Dogs Unit to acquire the services of their dogs who are particularly trained in sniffing the narcotics. In addition to that, it is made certain that the same drivers are not engaged on the same route for any extending period of time. Moreover, the National Logistic Cell Trucks follow a particular route and when they go to Karachi, they are not allowed to go into areas like those mentioned in this particular paper therefore, I would like to submit that the apprehension of the honourable Senator from Islamabad might be founded to the extent that it appeared in the paper, and he took notice of it, but I assure him that the Government took serious notice of this particular allegation against the National Logistic Cell. A proper investigation once has been carried out into these allegations and they have already served a notice on the Herald Magazine and the

[Mr. Muhammad Khaqan Abbasi]

outcome of that notice will be communicated to the honourable senator from Islamabad, thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کی تشفی ہو گئی ہے؟

مولانا کوثر نیازی : اس وضاحت کے بعد میں اسے پریس نہیں کرتا۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : 'is being conducted'.

Whether they have reported it to the FIA, whether FIA is investigating.

Qazi Abdul Majid Abid : Sir, mv submission for the knowledge of the honourable Senator is that it is not enough that the succeeding Managing Director makes an allegation when nothing has come to our notice not through this Adjournment Motion but even before that the efforts were made and we, the Government, have also to satisfy ourself.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی تسلی ہو گئی۔ They are after it وہ پہلے ہی ان کے علم میں ہے اور وہ اس کی تحقیق کر رہے ہیں۔

جناب احمد میاں سومرو : سر! ان کے نالج میں چار سال سے ہے۔ ۶۰ کروڑ روپے کا غبن چار سال سے ان کے نالج میں ہے۔ ہم تو جاننا چاہتے ہیں کہ کیا ہوا، کیا پروگریس ہوئی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ recent واقعہ نہیں ہے اس کو ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں یہ ۱۹۸۲ء میں ہوا تھا۔

جناب احمد میاں سومرو : لیکن اخبار میں جب آیا تو میں نے ایڈجرنمنٹ موشن دی اور اس کے بعد یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا، آنریبل منسٹر نہیں تھے اس کے بعد یہ postpone کیا گیا، اس میں میرا تو

قصور نہیں ہے۔ جیسے ہی میرے نالج میں آیا تو ہاؤس میں، میں نے ایڈجرنمنٹ موشن دے دی تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے، بالکل درست۔

جناب احمد میاں سومرو : تو پھر یہ recent occurrence ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟

جناب احمد میاں سومرو : جب نالج میں آتا ہے۔۔۔۔

قاضی عبدالمجید عابد : میں ممبر صاحب کو یہ تسلی دینا چاہتا ہوں کہ defalcation پہلے verify ہو جائے۔ گورنمنٹ کنونس ہو جائے کہ واقعی defalcation اتنی رقم ہے۔ تو ہم بھی آنکھوں پہ پٹی باندھ کر نہیں بیٹھیں گے۔ ہم بھی اپنی کارروائی کریں گے۔ آخر حکومت کے پیسے ہیں۔ سب پہلے کارپوریشن میں اتنے defalcation کی قطعاً confirmation ہو جائے

It requires a little more investigation even by the Government.

کہ یہ ثبوت مل جائیں اور ان کے اکاؤنٹس وغیرہ دیکھ لیں ہم بھی

اپنی تسلی کر کے آئیں۔ میرے محکمے کے سیکرٹری وغیرہ بھی تسلی کریں۔

Then if there is anything, we will not sit idle, we will point them out.

جناب احمد میاں سومرو : کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ چار سال ہو گئے ہیں کتنے سال اور لگیں گے؟

قاضی عبدالمجید عابد : چار سال تو اس میں میری لائف نہیں ہے۔

جناب احمد میاں سومرو : آپ کو میں نہیں کہنا ہوں

Mr. Javed Jabbar : Point of Order Sir, Mr. Chairman, if you refer to the records unfortunately for Senator Soomro, there is a ruling by the Chairman regarding the definition of what constitutes recent occurrence. Unfortunately this can not be from the date on which the

[Mr. Javed Jabbar]

news appeared in a newspaper. It has to be the date on which that event occurred.

Mr. Deputy Chairman: Again I have stressed I know and Mr. Soomro is fully aware of it but as we...*(Interruption)*.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It is quite in my knowledge and I am fully aware of it but as I said I am not going to press. I only wanted to draw the attention of the Government and I am not pressing the Motion. I do not need it to be reuled out because I am not pressing it.

Mr. Deputy Chairman : Adjournment Motion 41.

حضرات مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن کا آدھا گھنٹہ ختم ہو گیا ہے تو اس طرح ایڈجرنمنٹ موشن سے فارغ ہو گئے۔

Mr. Javed Jabbar : Point of order. I believe Sir, that the Orders of The Day, particulrly points 3, 4, 5, violate the Rules. I would draw your attention to Rules 83 sub (1) and (2) and Rule 164 sub rule (4) concerning the provision for supplying copies of the reports of the Standing Committee to the Senate at least two days before a Bill or a Motion to move the Bill is set down in the Orders Of The Day.

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! آج صرف اس معزز ایوان میں رپورٹ پیش کی جا رہی ہے ابھی discussion کے متعلق موشن نہیں جیسے معزز سینیٹر نے فرمایا کہ بحث سے قبل دو دن کا نوٹس ہونا چاہیئے لیکن آج صرف رپورٹ پیش کی جا رہی ہے ڈسکشن کی موشن نہیں ہے۔ اگر discussion کی موشن آئے تو اس وقت آپ سوچ سکتے ہیں۔ کہ دو دن کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کو انشاءاللہ دو دن کے بعد ہی زیر غور لایا جائے گا۔ آج ۸ تاریخ ہے دو Clear days چاہئیں ۹ اور ۱۰ یا ۱۱ کو زیر غور آئے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین آپ کو وقت ملے گا۔ جناب سینیٹر اکرم سلطان صاحب رپورٹ پیش کریں گے۔

PRESENTATION OF THE REPORTS ON (1) THE BILL FURTHER TO AMEND THE LOANS OF AGRICULTURAL PURPOSES ACT, 1973 (2) THE ESTABLISHMENT OF THE FEDERAL BANK FOR CO-0PERATIVES AND REGULATION OF CO-OPERATIVE BANKING ACT, 1977.

Haji Akram Sultan: I beg to present the report of the Standing Committee. On behalf of Dr. Mehbubul Haq I present the report of the Finance and Economic Affairs Ministry, report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Loan of Agricultural Purposes Act, 1973 (XLII of 1973) [The Loans for Agricultural Purposes (Amendment) Bill, 1985].

Mr. Deputy Chairman : The report stands presented, next.

Haji Akram Sultan: On behalf of the honourable Minister Dr. Mahbubul Haq, I present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Establishment of the Federal Bank for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking Act, 1977 (IX of 1977) [The Establishment of the Federal Banks for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking (Amendment) Bill, 1985].

Mr. Deputy Chairman : The report stands presented.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, under the Ruls of Procedure, the Chairman has to be a member of that Standing Committee, as a member. Is he an *ex-officio* member of the Committee ? I am raising a point of order.

Mr. Deputy Chairman : He is a member.

Mr. Ahmed Mian Soomro : He is not a memebrSir, he is an *ex-officio* member. He is not an elected member of the Standing Committee and if you like Sir, I will read the relevant rule.

Haji Akram Sultan: Sir, this point was raised when he was being elected.

honourable Minister would like to clarify unless you want to move the point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes Sir, I would draw your attention to Rule 139, it says, each committee shall consist of not less six Members to be elected by the Senate and the Minister concerned shall be its *ex-officio* Member: Provided that the Minister shall not be entitled to vote as an *ex-officio* Member unless, he is a Member of the Senate and then the Chairman of each committee shall be elected by the committee from amongst its Members. So, my submission is that a Minister is as a Minister of that department an *ex-officio* Member and at the moment he ceases to hold that portfolio or ceases to be a Minister, he ceases to be an *ex-officio* Member of that committee. So, my submission is that chairman can only be a person who is an elected Member of that committee.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, if I am permitted to say this Rule 139 clearly says—that if the Minister concerned not is a Senator, and is an *ex-officio* Member. Now once he is a Member there is no bar, there is no such provision that only elected Member can be elected as chairman and if the committee has decided to have him as Chairman, it is not a matter to be decided by your lordship, Sir, but it is to be decided by the Committee itself. The Committee has accepted him as a Member and elected him as a Chairman. I think, it is perfectly alright according to the rules.

Mr. Ahmad Mian Soomro: It is a very important law point. There is no need for giving us, Sir, ruling today. Kindly think over it, Sir, study it. Because this ruling would effect our procedure in future.

Mr. Deputy Chairman : Right.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It is a very important point of law. There is no need of giving ruling today. Kindly think over it, Sir, study it. Because this ruling would effect our procedure infuture.

قاضی حسین احمد : میں اس نکتے پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو لسٹ ہمیں سینٹ سیکرٹریٹ نے سٹینڈنگ کمیٹیز کے اراکین کی دی ہے اس میں اگرچہ کوئی سینیٹر ہے لیکن اس کے باوجود اس کے ساتھ

ایکس آفیشو ممبر لکھا ہوا ہے۔ مثلاً یہ فارن ریلیشن کی جو کمیٹی ہے
اس میں صاحبزادہ یعقوب خان سینیٹر ہیں لیکن اس میں ان کے ساتھ
ایکس آفیشو ممبر لکھا ہوا ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جب وہ
منسٹر نہیں رہے گا تو وہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر بھی نہیں رہے گا۔
اگر وہ ایکس آفیشو ممبر ہے۔ اس لئے سومرو صاحب کی یہ بات ریلیونٹ
ہے کہ وہ ایکس آفیشو ممبر ہیں اور ایکس آفیشو ممبر کی حیثیت سے وہ
چیئرمین نہیں ہو سکتے اگرچہ وہ سینیٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔

Mr. Javed Jabbar : Regarding what Mr. Hasan A. Shaikh has said about the independence of Standing Committees—may I remind him respectfully that Standing Committees are derived from this House. They oweallegianceand loyalty to this House. They are not a power unto themselves. They must work within the discipline of this House.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Then the report may be presented. Mr. Akram Sultan may read the report.

Haji Akram Sultan : Sir, No. 5. On behalf of the honourable Minister Dr. Mahbubul Haq, I present the Report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Agricultural Development Bank Ordinance 1961 (IV of 1961) [The Agricultural Development Bank (Amendment) Bill, 1985].

Mr. Deputy Chairman : The report is before the House.

Item No. 6—Honourable Khan Maqbool Ahmad Khan, Minister of State for Religious Affairs.

PRESENTATION OF REPORT OF THE C.I.I.

Mr. Maqbool Ahmed Khan : Mr. Chairman, thank you very much.

I beg to lay before the House the following reports of the Council of Islamic Ideology as required by the clause (4) of Article 230 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 :—

1. Annual Report for 1977-78.

2. Annual Report for 1978-79.

3. Annual Report for 1980-81 with Annexures.

4. Annual Report for 1981-82 with Annexures.

5. Annual Report for 1982-83 with Annexures,

6. Annual Report for 1983-84 with Annexures,

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

The reports are laid before the House.

Now, we take motion No. 7-Jinab Sartaj aziz Sahib.

MOTION UNDER RULE 164 (1) OF THE RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS IN THE SENATE 1973

Mr.Sartaj Aziz : Mr. Chairman, I beg to move :

> "That under sub-rule(l)of Rule 164 of the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the time for presentation of report of the Special Committee on the Rulesof Procedure and Conduct of Business in the Senate, be extended till today, the 8th December, 1985."

I may add, Mr, Chairman, that the Senate by resolution on 6th July had authorized the Prime Minister to appoint a Special Committee for this purpose. The Committee was nominated on the 9th of July and the initial time limit of 30 days was extended by 60 days *i.e.* upto 9th October by the Senate on 20th July. In view of the substantial

volume of work involved, the Committee needed more time for its work which has now been completed and the Report is ready for submission. I will, therefore, beg to move that this time limit may be extended by further 60 days *i.e.* upto today.

Mr. Deputy Chairman : Now, the Motion before the Houses is:

> "That under sub-rule (1) of Rule 164 of the rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the time for presentation of report of the Special Committee on the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, be extended till today, the 8th December, 1985."

Mr. Ahmed Mian Soomro : May I like to know when this period was expired almost two months back, why did they not come to the Senate immediately after the expiry of that. The Senate has been in session for over almost one month now, we would like to know the reason for that before.......*(Interruption)*.

Mr. Deputy Chairman : But I have put the Motion Now. I think....*(Interruption)*.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, but before you put the motion, I have to speak. I cannot speak after the motion is put.

Mr. Deputy Chairman : Then you will ask the time if you have arisen before.

I now put the Motion......*(Interruption)*.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I can speak after the Motion is put. You have not put it to voting, Sir. It is a point of order that I am raising.

Mr. Deputy Chairman : Then I have put the Report.

The question before the House is :...(*Interruption*).

Mr. Ahmed Mian Soomro : You are putting the question now, Sir.

Mr. Deputy Chairman : It has been put. I have already put the *question.....*

(The motion was carried).

Mr. Deputy Chairman : Item No. 8—Jinab Senator Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, I beg to present before the Senate the Report of the Special Committee on the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate.

The Committee started its work on the 13th of July soon after it was appointed, and decided to invite suggestions from the Members of the Senate on the rules on which they would like to seek changes. The Special Committee also set up a Sub-committee to examine Chapter XV on Committees and the rules of the various committees and the procedure governing the conduct of the committees. The Special Committee received useful suggestions from Mr. Ahmad Mian Soomro, Senator Mohsin Siddiqui, Senator S.M. Olyas, Dr. Asad Khan and Akram Sultan.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, at the moment they are only presenting the report. When this Report would come for discussion, then the honourable Chairman of the Committee may explain features of the Report. At this moment only the Report is presented.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. That is understood.

Mr. Sartaj Aziz : I Agree, Mr. Chairman, I will reserve my intorductory statement for the time when the Reprort is taken up for discussion.

Mr. Deputy Chairman : The Report stands presented.

آج کے ایجنڈے پر جتنا بھی کام تھا، وہ ختم ہو گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر، پلیز، یہ تین بل جو پیش کئے گئے ہیں ان کے بارے میں، میں وزارت متعلقہ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پچھلی مرتبہ ہم نے طے کیا تھا کہ جب بھی کسی قانون میں کوئی amendment تجویز کی جائے گی، اس سے متعلقہ اصل قانون بھی فراہم کیا جائے گا تاکہ ہم اصل سے موازنہ کر کے یہ طے کر سکیں کہ کیا تبدیلی لائی جا رہی ہے مگر اس بار بھی یہی ہوا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ تو آ گئی ہے، صرف یہ کہہ دیا گیا ہے کہ ہم فلاں لفظ کی جگہ فلاں لفظ ڈال دیں گے لیکن جو اصل قوانین ہیں وہ ساتھ نہیں آئے جب ایک بات طے ہو جائے تو پھر میرا خیال ہے کہ سیکرٹریٹ کو خود بخود اس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : I think, this is correct. Because the same question I had raised when one of the Bills was presented and it was assured that in future wherever it is practicable and possible both the things would be supplied to the House.

Mr. Deputy Chairman : Right.

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! معزز سینیٹر، جناب احمد میاں سومرو مجھ سے زیادہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور جناب سینیٹر پروفیسر خورشید احمد صاحب کا تجربہ بھی مجھ سے زیادہ ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ جب کوئی ترمیمی بل پیش کیا جائے اس کے ساتھ original law کی کاپی مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ مختلف قوانین مختلف volume کے ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں صرف یہی طریقہ کار ہوتا ہے کہ متعلقہ بل کی کاپیاں لائبریری میں رکھ دی جائیں۔ یہ دو دن کا وقفہ جو ہوتا ہے

[Mr. Iqbal Ahmed Khan]

اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ اس کو study کرنے کیلئے لائبریری سے اور اوریجنل بل سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

جناب والا! جہاں تک پچھلی دفعہ کے ذکر کا تعلق ہے، جہاں تک مجھے علم ہے، یہ گزارش تو نہیں کی گئی تھی کہ کاپیاں ضرور مہیا کی جائیں گی۔ یہ ضرور عرض کیا ہوگا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا، ایسا کیا جائے گا۔ اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس بل کی سٹڈی کے لئے وہ لائبریری سے رجوع فرما سکتے ہیں اور اگر زیادہ سے زیادہ ممکن بھی ہوا تو متعلقہ سیکشن کی کاپیاں مہیا کی جائیں گی۔ تو جہاں تک میرا خیال ہے، پھر بھی ممکن نہیں ہو سکے گا معزز سینیٹر کے لئے کہ وہ اوریجنل سیکشن اور اس متعلقہ سیکشن کو ملا کر پوری طرح استفادہ کر سکیں، کہیں کہیں تو ایسا ہو سکے گا لیکن generally ممکن نہیں ہو سکے گا کیونکہ جب تک سارا قانون نہ دیکھا جائے شاید اس کے بارے میں وہ فیصلہ نہ کر سکیں۔ اس لئے میں استدعا کروں گا کہ لائبریری سے استفادہ فرمائیں۔ آئندہ اور بھی بہت سارے قوانین آئیں گے، ان کی بہت ساری کاپیاں مہیا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ بعض قوانین voluminous ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسا ممکن نہیں ہوتا اور نہ کبھی پارلیمنٹری پریکٹس میں ایسا ہوا ہے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I had specifically stated that they had assured 'that wherever it is practicable', that means if the original Act is very voluminous we don't expect them to print so many copies of that. But Sir, if an Act contains 8 or 10 pages, I do not see why do they want us to say blindly yes whatever they give us. We are afterall a Senate. We must know what are we doing ? In certain Bill, they want us to hurry through it or we have to cooperatively hurry through them. But at least in these Bills where we are required to make laws for the future, we are only making a just request to the honourable Law Minister that please supply, wherever practicable, the copies of the original Acts which are likely seeking amendment.

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر، وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ممبران لائبریری وغیرہ سے استفادہ کریں۔ اس سے پہلے بھی ہم نے گزارشات کی تھیں کہ بعض قوانین انگریزی میں ہیں اردو میں نہیں ہیں۔

اس لئے ان کا اردو میں ترجمہ کر کے، انگریزی والے کیساتھ مہیا کریں، یہ ان کے لئے کوئی بڑی مشکل بات نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا۔ اور میرے خیال میں ایسا کرنا ممکنات میں سے ہی ہے کہ وہ ان حصوں کا اردو میں ترجمہ کر کے ساتھ ہی مہیا کر دیا کریں تو پھر اس صورت میں قانون سازی میں وہ غلطیاں نہیں ہوں گی جن کے لئے ہمیں دوبارہ غور کرنا پڑتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : قبل اس کے کہ محترم وزیر صاحب ارشاد فرمائیں، میں پورے ادب کے ساتھ دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ اسی ایوان کے دوسرے سیشن میں جب ہم نے آٹھ قوانین پر بحث کی تو اس وقت چیئرمین صاحب نے ہماری درخواست کو تسلیم کیا تھا اور اس کے نتیجے میں حکومت نے ہمیں متعلقہ قوانین کے مسودات فراہم کئے تھے۔ جس میں 'Working Compensation Act' 'Banking Tribunal Act' 'Maternity Benefits Act' شامل تھے۔ یہ سارے کے سارے ہمیں ملے تھے۔ یہ کوئی نامعقول مطالبہ نہیں ہے اگر کہیں ایسا ہے کہ بہت voluminous قانون ہے اور آپ بہت معمولی تبدیلی کر رہے ہیں تو اس صورت میں متعلقہ چیپٹر کی کاپی فراہم کر دیجئے۔

دوسری بات جو انہوں نے کہی ہے کہ ایسا کرنا پارلیمانی روایات میں نہیں ہے تو اس سلسلے میں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں اگر ہم نے پارلیمنٹ کو ماضی میں ربڑ سٹیمپ کے طور پر استعمال کیا ہے تو یہ کوئی قابل فخر چیز نہیں ہے لیکن آپ دنیا کی پارلیمانی روایات کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر ایک ممبر آف

[Prof. Khurshid Ahmed]

دی پارلیمنٹ کو خواہ یہ اسمبلی سے متعلقہ ہو یا سینٹ سے، ایک ایک لیجسلیٹو اسسٹنٹ مہیا کیا جاتا ہے ان کو پوری سہولت دی جاتی ہے۔ امریکہ میں تو، ہر سینیٹرز کے پاس کمپیوٹر کی سہولت بھی مہیا ہوتی ہے۔ اسی صورت میں وہ seriously اس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ ورنہ تو یہ ہوگا کہ آپ ایک قانون لائیں۔ اس کے بارے میں آپ نے کہا کہ صاحب ٹھیک ہے۔ Ayes have it; Ayes have it.

اس طرح قانون سازی نہیں ہوا کرتی۔ میری گزارش ہے کہ آپ کو دوسروں کی روایات سے فائدہ اٹھانا ہے، اس لئے آپ نئی روایات کو build کریں تاکہ ایوان کے اراکین اپنا حصہ ادا کر سکیں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں آپ جو لائبریری فیسلیٹی facility دے رہے ہیں، اس میں اس ایوان کے ۸۷ ممبر جا کر بیٹھیں گے اور ایک ایک کاپی جو وہاں موجود ہے، اس سے تمام فائدہ اٹھا سکیں گے، یہ بات ممکن نہیں، نہ وہاں اتنی facilities ہیں اور نہ ہی وہاں اتنی جگہ ہے۔ اس لئے آپ بھی کچھ flexibility پیدا کیجئے، اور ہم بھی کچھ flexibility شو کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ہم ایوان کے معیار کو اونچا کر سکیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ، جناب اقبال احمد خان صاحب۔

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! پچھلی دفعہ جو کاپیاں سپلائی کی گئی تھیں ان کے بارے میں چیئرمین صاحب کا حکم تھا، اور اس کی تعمیل ہم پر فرض تھی، لیکن معزز سینیٹر نے دیکھا ہوگا کہ یہ کتنے volume تھے جن کے ہزارہا صفحے ہمیں فوٹو سٹیٹ کروانے پڑے۔

جہاں تک facilities دینے کا تعلق ہے، معزز سینیٹر نے

درست فرمایا ہے کہ بہت سارے ترقی یافتہ ممالک میں بہت ساری سہولتیں اراکین پارلیمنٹ کو مہیا کی جا رہی ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستانی قوم کو بھی اتنا ترقی یافتہ کر دے اور اتنے وسائل اس ملک کے اندر پیدا ہو جائیں تاکہ ہم بھی اپنے اراکین پارلیمنٹ کو اپنے فرائض بہتر طور پر ادا کرنے کے لئے سہولتیں فراہم کر سکیں۔ اس لئے ہم ابھی دوسرے ملکوں کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے لیکن اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے جو بھی ممکن ہو، اس کو بروئے کار لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جہاں تک کاپیاں مہیا کرنے کا تعلق ہے، اس کے بارے میں، میں ابھی وعدہ تو نہیں کرتا اس کے بارے میں متعلقہ منسٹری سے conculst کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ جن سیکشنز میں ترمیم کرنے کے بارے میں کہا گیا ہے اگر اس کی کاپیاں یا کم از کم متعلقہ سیکشنز کی کاپیاں مہیا ہو سکیں تو وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائیں اور یہ بھی کوشش کرتا ہوں کہ اگر ان کا اردو ترجمہ بھی ہو سکے تو وہ بھی کروا کر سرکولیٹ کر سکوں۔ اس بات کا آئندہ کے لئے بھی خیال رکھیں گے کہ جہاں بھی ممکن ہوا اور جو possible facility ہم دے سکے، وہ ضرور دی جائے گی۔

جناب والا! ایک چیز میں اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز سینیٹر احمد میاں سومرو نے ارشاد فرمایا ہے کہ بڑی جلدی کی جا رہی ہے، یہ ٹھیک ہے کہ کبھی extra-ordinary circumstances میں یہ بھی request کرنا پڑتی ہے لیکن یہ بل پہلے ایوان میں پیش ہوا، پھر یہ ایوان کی خواہش کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی میں پیش ہوا، سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی اور آج اس کو اس لئے زیر غور نہیں لایا جا رہا ہے کہ rules میں دو دن کے جو پیریڈ دیا ہے آپ اس

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

وقفہ میں سٹڈی فرمائیں۔ اس طرح سے دو دن کے بعد اسی کو زیر بحث لایا جائے گا جس طریقے سے معزز سینیٹرز چاہیں گے اسی طریقے سے اس پر بحث ہو گی۔ ہم آپ کو جلدی کرنے کے لئے نہیں کہتے لیکن extra-ordinary delay جو ہو رہی ہے وہ بھی مناسب نہیں ہوتی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیونکہ بزنس ختم ہے اس لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایک معزز رکن: کب تک کے لئے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: ۱۰ دسمبر کو چار بجے شام دوبارہ اجلاس ہو گا۔

[The House adjourned to meet again at half past four of the clock in the evening on Tuesday, the 10th December, 1985.]

PCPPI–2201(86)/Senate–21-1-87–300.